e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14•RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھنامہ
avadhnama

ایک ہفتے میں سرسوں کا تیل 425 روپے مہنگا

نئی دہلی، 22 نومبر (یو این آئی)۔ ملک کی تھوک اجناس منڈیوں میں گزشتہ ہفتے چاول کو چھوڑ کر دیگر تمام اجناس کی قیمتوں میں اضافہ درج کیا گیا۔ اس دوران سرسوں کا تیل 425 روپے اور تور کی دال 201 روپے فی کوئنٹل مہنگی ہوگئی۔ چینی اور گیہوں کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوا۔ گزشتہ ہفتے سرسوں کا تیل اور مٹکا 425 روپے اور مونگ چلی کا تیل 171 روپے فی کوئنٹل مہنگا ہوا۔ سویا بین کے تیل کی قیمت میں 71 روپے اور سورج مکھی کے تیل میں 60 روپے کا اضافہ درج کیا گیا۔ بناسپتی کی قیمت بھی 46 روپے بڑھ گئی۔ دھیان پام آئل 6 روپے فی کوئنٹل سستا ہو گیا۔ ہفتے کے دوران تور کی دال کی اوسط قیمت میں 201 روپے اور چنے کی دال میں 97 روپے فی کوئنٹل کا اضافہ ہوا۔ اُڑد کی دال 69 روپے اور مونگ کی دال 57 روپے مہنگی ہوگئی۔ وہیں مسور کی دال کی قیمت میں 15 روپے فی کوئنٹل کمی درج کی گئی۔

جنرل سیٹھ کے دورۂ جمہوریہ چیک کے دوران دفاعی تعاون بڑھانے پر اتفاق

انڈی دہلی، 22 نومبر (یو این آئی) ہندوستانی فوج کے سربراہ جنرل دیپیر سنگھ نے جمہوریہ چیک کے سرکاری دورے کے دوران دونوں ممالک کے درمیان فوجی تربیت، دفاعی ٹیکنالوجی، بکتر بند تنصیبات اور دفاعی صنعت کے شعبوں میں تعاون کو فروغ دینے کے اقدامات پر تبادلہ خیال کیا۔ فوج کی جانب سے اتوار کو جاری بیان میں بتایا گیا کہ جنرل دیپیر سنگھ نے چیک مسلح افواج کے اعلیٰ فوجی افسران، وزارت خارجہ کے نائب وزیر، فوجی تربیتی اداروں اور دفاعی صنعت سے وابستہ نمائندوں سے ملاقاتیں کیں۔ پراگ میں واقع چیک مسلح افواج کے جنرل اسٹاف ہیڈکوارٹر میں انہوں نے لیفٹیننٹ جنرل پیٹر ٹچیلکا کے ساتھ بدلتے ہوئے سلامتی کے حالات، دفاعی شعبے کو جدید بنانے اور دونوں ممالک کی افواج کے درمیان پیشہ ورانہ تبادلوں پر تبادلہ خیال کیا۔ اس موقع پر انہیں چیک فوج کی مستقبل کی جنگی تیاریوں اور جدید کاری کے منصوبے ہورائزن 2035 کے بارے میں بھی معلومات فراہم کی گئیں۔

'موک ایکسرسائز ہماری تیاریوں کا امتحان ہے'

شہریوں کی حفاظت کا مطلب ہے کہ بحران کے وقت کسی کو تنہا نہ چھوڑا جائے: بی ایم یوگی، ریاست کے تمام 75 اضلاع میں شہری دفاعی نظام کو مضبوط بنانے پر زور



لکھنؤ۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدیتیہ ناتھ نے کہا ہے کہ شہری تحفظ کا مطلب یہ ہے کہ بحران کی گھڑی میں کسی بھی شہری کو تنہا نہ چھوڑا جائے۔ جب کوئی آفت، حادثہ یا ملک کے سامنے کوئی مصیبت پیش آئی ہے تو وہ شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ بیداری، چوکسی اور حوصلے کے ساتھ اپنا کردار ادا کرے۔ آفات کبھی بتا کر نہیں آتیں، اس لیے ان سے نمٹنے کے لیے پہلے سے تربیت یافتہ رضاکاروں اور بیدار شہریوں کا مضبوط نظام تیار کرنا ضروری ہے۔ وزیر اعلیٰ آج یہاں ریزرو پولیس لائنز میں منعقدہ شہری دفاع، اتر پردیش کے زیر اہتمام ہیز ریڈ بلیک آؤٹ فزیمی مشق 2026 سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر انہوں نے فزیمی مشق کا معائنہ بھی کیا۔ انہوں نے سول ڈیفنس، ایٹن ڈی آر ایف، اتر پردیش پولیس فورس، ایس ڈی آر ایف اور دیگر متعلقہ اداروں کو اس مشق کے انعقاد کے لیے مبارک باد دی۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج منعقدہ فزیمی مشق شاید ہماری تیاریوں کا امتحان ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا نظام کتنا مستعد ہے اور کہاں بہتری کی ضرورت ہے۔ آفت کے وقت درست فیصلہ، بروقت اطلاع اور تربیت یافتہ رد عمل متعدد شہریوں کی جان بچا سکتا ہے۔ شہری دفاعی تنظیم کے کام کرنے کے پیچھے لوٹ جانے کے سے ساحا دار کرنے کا تصور فرما ہے۔ جب کوئی شخص بلا کسی ذاتی مفاد کے معاشرے اور ملک کی خدمت کے عزم کے ساتھ آگے آتا ہے تو وہ قدرتی، انسانی یا کسی بھی قسم کی آفت کے وقت ابتدائی امداد فراہم کرنے والے (فرسٹ رسپانڈر) کے طور پر اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ اس کے لیے حوصلہ، نظم و ضبط اور مناسب تربیت لازمی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 1962 میں چین جنگ کے بعد ملک کے حالات کو دیکھتے ہوئے عام شہریوں کو بیدار اور تربیت یافتہ بنانے کے مقصد سے شہری دفاعی تنظیم قائم کی گئی تھی۔ 1962 سے 2017 تک اتر پردیش میں یہ تنظیم صرف چند اضلاع تک محدود تھی۔ گزشتہ سال آپریشن سندور کے دوران ہندوستانی فوج کے شاندار کامیاب مون اور قومی سلامتی کے لفظ نظر سے شہریوں کی شمولیت کی ضرورت کو دیکھتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی کے تحریک دینے پر اسے ریاست کے تمام 75 اضلاع تک وسعت دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ ریاست کے 60 اضلاع میں شہری دفاعی تنظیم کی توسیع ہو چکی ہے۔ ان اضلاع میں ضلع مجسٹریٹ کلکٹر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ تمام اضلاع میں ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لیے فعالی حملے کی وارننگ دینے والے سائرن بھی پہنچائے جا چکے ہیں۔ ریاست میں 1,01,362 رضاکار کام سے وابستہ ہو چکے ہیں۔ شہری دفاع کے یہ رکابہ لاکھ سے زائد رضاکار حفاظتی نظام کی اضافی دیوار اور معاشرے کی اجتماعی طاقت کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آفت آنے کے بعد کارروائی کرنے سے زیادہ اہم آفت سے پہلے اس کی تیاری کرنا ہے۔ ہماری تیاری ایسی ہونی چاہیے کہ ریاست کا کوئی بھی ضلع، گاؤں یا شہری بلدیاتی ادارہ اس سے محروم نہ رہے۔ اس کے لیے ضروری وسائل کی دستیابی یقینی بنانے کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تربیت یافتہ شہریوں، اسکولوں اور کالجوں کے طلبہ و طالبات، این سی سی، این ایس ایس کے کیڈٹس اور ہوم گارڈ کے جوانوں کو تربیت دی جا چکی ہے۔ تربیت کا معیار ایسا ہونا چاہیے کہ ہمارے رضاکار کسی بھی قسم کے چیلنج کا سامنا کرنے کے لیے پوری طرح تیار ہوں اور کسی بھی حادثے سے ہونے والے ممکنہ نقصان کو کم سے کم یا صفر تک پہنچانے کی کوشش کی جا سکے۔ ہندوستانی فوج کی گورکھا رائفلز کے فسران نے شہری دفاع کے ماسٹر ٹرینر کو اعلیٰ سطح کی تربیت فراہم کی ہے۔ یوگی آدیتیہ ناتھ نے کہا کہ گزشتہ دنوں ریاست اور ملک میں تہواروں اور مذہبی تقریبات کا ایک طویل سلسلہ رہا۔ جب ریاست کی 25 کروڑ آبادی جوش و خروش کے ساتھ اپنے تہوار منا رہی تھی، اس وقت پولیس اور ہوم گارڈ کے جوان پوری مستعدی اور لگن کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں ادا کر رہے تھے۔ اس وقت ریاست میں 1,01,362 شہری دفاع کے رضاکار کام کر رہے ہیں، جبکہ روان سال 1,08,627 شہریوں کو آفات سے نمٹنے کی تربیت دی گئی ہے۔ اسی طرح ریاست میں سیلاب یا کسی دوسری بحرانی صورت حال کے پیدا ہونے پر پولیس، این ڈی آر ایف، ایس ڈی آر ایف، پی اے سی سیلاب، احمت یونٹس اور شہری دفاع کے رضاکار مل کر حالات کا مقابلہ کرتے ہیں اور آفت سے ہونے والے جانی و مالی نقصان کو کم سے کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ ساڑھے نو برسوں میں ان تمام شعبوں میں بنیادی نوعیت کی تبدیلیاں دیکھنے کو ملی ہیں، جس سے عام شہریوں کا اعتماد مضبوط ہوا ہے۔ اس اعتماد کو مزید مستحکم بنانے کے لیے باقاعدگی سے فزیمی مشقوں کا انعقاد ضروری ہے۔ وزیر اعلیٰ نے ہدایت دی کہ لکھنؤ کی طرح ریاست کے ہر ضلع میں وہاں کے حالات اور مختلف ممکنہ خطرات کو نظر رکھتے ہوئے فزیمی مشقیں منعقد کی جائیں۔ اس موقع پر رکن پارلیمنٹ برج لال، رکن اسمبلی ڈاکٹر نیرج بورا، امریش کمار، لکھنؤ کی میئر سشما کھرول، ڈائریکٹر جنرل پولیس راجیو کرشن، وزیر اعلیٰ کے محکمہ داخلہ و اطلاعات کے ایڈیشنل چیف سکریٹری منجے پرساد، پرنسپل سکریٹری شہری دفاع سنیوکتہ سمدار سمیت دیگر معزز شخصیات موجود تھیں۔

بی جے پی۔ آر ایس ایس کو ہندستانی روحانی اور مذہبی روایات کی سمجھ نہیں ہے: راہل

نئی دہلی۔ (ایجنسی) کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے لجاجیتہ چناپا پارٹی (بی جے پی) اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) پر سخت تنقید کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ دونوں تنظیمیں غیر مہذب، لاابالی، ذات پرست اور مردانہ بالادستی کی حامی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آنہیں ہندوستان کی روحانی اور مذہبی روایات کی بالکل سمجھ نہیں ہے۔ راہل گاندھی نے اتوار کو بھگوان شیو اور دیوی پاروتی کی مشترکہ شکل 'اردھ ناریشور' کو ظاہر کرنے والے ایک مجسمے کی تصویر سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر شیئر کرتے ہوئے یہ باتیں کہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی روحانی اور مذہبی روایات کو سمجھنا زیادہ گہرائی سے سمجھ رہے ہیں، یہ بات اتنی ہی واضح ہوتی جا رہی ہے کہ بی جے پی اور آر ایس ایس ان روایات کی حقیقی روح سے ناواقف ہیں۔ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ میں لکھا، 'میں ہندوستانی روحانی اور مذہبی روایات کو جتنا گہرائی سے سمجھ راہا ہوں، یہ بات اتنی ہی واضح ہوتی جا رہی ہے۔ بی جے پی اور آر ایس ایس غیر مہذب، لاابالی، ذات پرست اور مردانہ بالادستی کے حامی ہیں اور انہیں ہماری روحانی اور مذہبی روایات کی بالکل سمجھ نہیں ہے۔' راہل گاندھی نے اس موقع پر یٹھیشوا کی جن خاروں میں موجود ایک مجسمے کی تصویر بھی شیئر کی، جس میں بھگوان شیو اور دیوی پاروتی کو اردھ ناریشور کی شکل میں دکھایا گیا ہے۔ ہندو مذہبی روایت میں اردھ ناریشور ایک ایسی دیوی شکل ہے جس میں شیو اور پاروتی ایک ہی جسم کے دو حصوں، یعنی نصف مرد اور نصف عورت کی صورت میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔ اس تصور میں مرد اور عورت کے درمیان یکسانیت، تکمیل اور باہمی رشتے کی اہمیت کو ظاہر کیا گیا ہے۔

نیپال کے وزیر اعظم بالین شاہ 2 روزہ دورے پر ہندوستان پہنچے

پی ایم مودی سے دوطرفہ مذاکرات اور ایودھیا۔جنک پور ٹرین کا افتتاح کریں گے



نئی دہلی، (ایجنسی) نیپال کے وزیر اعظم بالین شاہ دہلی پہنچ گئے ہیں۔ یہ ان کا پہلا دوطرفہ دورہ ہے۔ وزیر اعظم بالین شاہ کا کل رشتر پتی بھون میں رسمی استقبال کیا جائے گا۔ وہ راج گھاٹ پہنچ کر مہاتما گاندھی کی سمادھی پر گلہائے عقیدت بھی پیش کریں گے۔ اس کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی اور بالین شاہ کے درمیان دوطرفہ ملاقات ہوگی۔ اس ملاقات کے بعد دونوں رہنما جگھوان رام کی جائے پیدائش ایودھیا اور نیپال میں دیوی سیتا کی جائے پیدائش جنک پور دھام کے درمیان چلنے والی نئی ٹرین کا افتتاح کریں گے۔ ایودھیا سے جنک پور دھام تک چلنے والی ٹرین 604 کلومیٹر کا سفر طے کرے گی۔ اس کے اہم اسٹاپ میں ایودھیا دھام، گورکھپور، بستی، نرکٹیا گنج، رکسول، بیتامڑھی، مدھوبنی اور سیتامڑھی شامل ہیں۔

یہ ٹرین ہفتے میں ایک دن چلے گی۔ جنک پور دھام سے ہر ہفتہ اور ایودھیا کینٹ سے ہر بدھ کو روانہ ہوگی۔ اس کے ذریعے ہندوستان میں بھگوان رام کی جائے پیدائش اور نیپال میں ماتا سیتا کی جائے پیدائش کے درمیان براہ راست ریل رابطہ قائم ہو جائے گا۔ اس سے دونوں ممالک کے عقیدت مندوں کو رابن سے دوا ئیں دوا ہم مذہبی مقامات تک ٹرین کے ذریعے پہنچنے کی سہولت حاصل ہوگی۔ اس کے علاوہ بہار اور نیپال کے سرحدی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کو تعلیم، کاروبار اور اپنے رشتہ داروں سے ملاقات کے لیے آمد و رفت کا ایک نیا متبادل بھی ملے گا۔

دوسری جانب ہندوستان کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے اتوار کو نئی دہلی میں نیپال کے وزیر اعظم بالیندر شاہ سے ملاقات کی۔ اس دوران دونوں رہنماؤں نے دوطرفہ تعلقات کے مختلف پہلوؤں اور باہمی تعاون کو مزید مستحکم بنانے کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا۔ ملاقات کے بعد وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے کہا کہ ہندوستان نیپال کے ساتھ اپنی خصوصی دوستی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ نیپال کی وزارت خارجہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر بتایا کہ ہندوستان کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے نئی دہلی کے ہوٹل تاج محل میں نیپال کے وزیر اعظم بالین شاہ سے ملاقات کی۔ اس موقع پر نیپال اور ہندوستان کے تعلقات کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو ہوئی، جن میں راہلوں کے ذرائع، تجارت، ٹرانزٹ اور نقل و حمل، توانائی، ثقافت، تعلیم، تکمیل خصوصاً کرکٹ اور فٹ بال، غیر عوامی سطح پر باہمی روابط شامل تھے۔ دونوں رہنماؤں نے دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے طریقوں پر بھی اپنے خیالات کا تبادلہ کیا۔

ممبئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے قریب واقع مسجد کو ہٹانے کا حکم، ایم ایم آر ڈی اے نے دروازے پر چسپاں کیا نوٹس

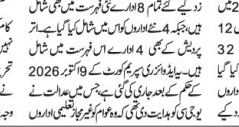
ممبئی۔ (ایجنسی) ممبئی میٹروپولیٹن ریجن ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایم ایم آر ڈی اے) نے ممبئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے پٹنل-2 کے قریب واقع ایک مسجد کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے اسے فوری طور پر ہٹانے کی ہدایت دی ہے۔ اس سلسلے میں مسجد کے دروازے پر نوٹس بھی چسپاں کر دیا گیا ہے۔ دراصل بی جے پی لیڈر کرٹ سومیا طرح مرحلے سے اس مسجد کی مخالفت کر رہے تھے۔ ان کا الزام ہے کہ تقریباً 5 ہزار مربع فٹ سرکاری زمین پر غیر اجازت مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ کیرٹ سومیا کا کہنا ہے کہ یہ مسجد ایک حساس سیکورٹی زون میں واقع ہے اور سیکورٹی کے لیے خطرہ ہے۔ انہوں نے مسجد ہٹانے کے ساتھ ہی اس کی تعمیر کے ذمہ دار افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ 2014 سے قبل یہاں کچھ نہیں تھا اور بعد میں شیڈ کا ڈھانچہ کھڑا کر کے زمین پر قبضہ کر لیا گیا۔

مسجد انتظامیہ کا کہنا ہے کہ تعمیر اتی کام کے لیے اجازت لی گئی تھی اور اس وقت بی ای سی اے اور ایئرپورٹ اتھارٹی کو بھی اس کی اطلاع تھی۔ مسجد انتظامیہ نے 2015 کے ایک خط کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس میں عبادت گاہ کا ذکر موجود ہے۔ یہ مسجد ممبئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے ٹرمینل 2 (ٹی 2) کے قریب، ارائیول گیٹ اور ٹیکسی پارکنگ ایریا کے نزدیک واقع ہے۔ مسجد کے دروازے پر چسپاں نوٹس میں اسے غیر قانونی قرار دیا گیا ہے۔

ہندوستان میں 32 فرضی یونیورسٹیاں

دہلی میں 12 اور اتر پردیش میں 4، یو جی سی نے محتاط رہنے کی ہدایت دی

نئی دہلی۔ (ایجنسی) اعلیٰ تعلیم کی تیاری کرنے والے طلباء کو احتیاط سے قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان میں اعلیٰ تعلیم کا ادارہ وسیع ہونے کے ساتھ ساتھ ایسے اداروں کے حوالے سے بھی تشویش بڑھ گئی ہے، جنہیں تسلیم شدہ ڈگریاں دینے کا قانونی اختیار حاصل نہیں ہے۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی) نے 17 نومبر کو جاری ایک عوامی ایڈوائزری میں طلباء اور والدین سے کہا ہے کہ داخلہ لینے یا کسی بھی طرح کی تعلیمی پالیسی یا انتظامی سے قبل یونیورسٹیوں کی منظوری اور قانونی حیثیت کی تصدیق کر لیں۔ فروری 2026 میں اپ ڈیٹ کی گئی یو جی سی کی تازہ ترین فہرست میں 12 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی 32 اداروں کو فرضی یونیورسٹیوں کے طور پر نشان زد کیا گیا ہے۔ مارچ 2023 کی فہرست میں شامل 20 اداروں سے موازنہ کرنے پر یہ پتہ چلتا ہے کہ پہلے نشان زد کیے گئے 18 اور نئے تازہ ترین فہرست میں بھی شامل ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ 2023 میں نشان زد کیے گئے 90 فیصد ادارے اب بھی بڑے پیمانے پر کام کر رہے ہیں۔ دہلی میں ایسے اداروں کی تعداد سب سے زیادہ 12 ہے، جو 2023 میں 8 تھی۔ گزشتہ فہرست میں نشان زد کیے گئے تمام 8 ادارے نئی فہرست میں بھی شامل ہیں، جبکہ 4 نئے اداروں کو اس میں شامل کیا گیا ہے۔ اتر پردیش کے بھی 4 ادارے اس فہرست میں شامل ہیں۔ یہ ایڈوائزری سپریم کورٹ کے 9 اکتوبر 2026 کے حکم کے بعد جاری کی گئی ہے، جس میں عدالت نے یو جی سی کو ہدایت دی تھی کہ وہ عوام کو غیر مجاز تعلیمی اداروں کے خلاف خبردار کرے۔ کمیشن نے طلباء سے کہا ہے کہ وہ ان باتوں کی تصدیق کریں کہ کیا متعلقہ ادارہ قانونی طور پر قائم ہے، کیا اسے ڈگریاں دینے کا اختیار حاصل ہے اور کیا اس کے پاس ضروری قانونی منظوری موجود ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمیشن نے خبردار کیا ہے کہ اداروں کے صرف اشتہارات، ویب سائٹس، بروشرز اور سوشل میڈیا پیجز کے جھانسے میں بھروسہ نہ کریں۔ فہرست میں اداروں کے مسلسل شامل رہنے سے ان کے خلاف کی گئی کارروائیوں کے اثرات پر سوالات اٹھتے ہیں۔ حالانکہ فہرست میں ان کی مسلسل موجودگی سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ اب بھی کام کر رہے ہیں یا ان کے خلاف کوئی کارروائی شروع نہیں کی گئی ہے۔ 5 اگست کو پارلیمنٹ میں ایک تحریری جواب میں وزارت تعلیم نے بتایا تھا کہ یو جی سی نے ایسے اداروں کو وضاحت طلب خطوط/شوکاز نوٹس، وجہ بتاؤ نوٹس اور انتباہ جاری کیا تھا۔



'مکمل مرجھا گیا، اسی لیے دوبارہ کھلانے کی ضرورت پڑ رہی ہے'

بی جے پی کے 'رادھے رادھے' نعرے پر اکھلیش یادو کا طنز

لکھنؤ۔ سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے بھارتیہ جنتا پارٹی کے نعرے 'رادھے رادھے' کو 'مکمل کھلا دے' پر طنز کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بی جے پی کا انتخابی نشان 'کمل' مرجھا چکا ہے اور اسے دوبارہ کھلانے کی ضرورت پیش آ رہی ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر کمل پہلے سے کھلا ہوا ہے تو اسے دوبارہ کھلانے کی اپیل کیوں کی جا رہی ہے؟ اتوار کو ایک پریس کانفرنس کے دوران اکھلیش یادو نے اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کے بیان پر بھی ردعمل ظاہر کیا۔ موریہ نے کہا تھا کہ سماج وادی پارٹی کے جو رہنما پہلے 'جے شری رام' کہنے سے کتراتے تھے، وہ اب 'رادھے رادھے' سن کر بے چین ہو جاتے ہیں۔ اس پر اکھلیش یادو نے کہا، "میں آنہیں (کیشو پرساد موریہ) کو اپنی زندگی میں کبھی اپنے گھر نہیں بلاؤں گا، لیکن آپ (سحانی) کا ہمارے گھر میں خیر مقدم ہے۔ ہم آپ کو رادھے رادھے کہہ دیں گے۔" بی جے پی کے نعرے پر طنز کرتے ہوئے انہوں نے کہا، "رادھے رادھے مکمل کھلا دے... تو جاتے اور اسے کھلا دیے۔ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ کمل مرجھا گیا ہے؟ آپ (بی جے پی کو) اسے دوبارہ کھلانے کی ضرورت کیوں پیش آ رہی ہے؟ اس کا مطلب یہ کہ یہ (کمل) مرجھا چکا ہے۔" اکھلیش یادو نے بی جے پی کے مذہبی جذبات کو سیاسی فائدے کے لیے استعمال کرنے کا الزام بھی لگایا۔ انہوں نے کہا کہ سماج وادی پارٹی مذہبی عقیدوں اور وعظ و نصیحت کے خلاف نہیں ہے، لیکن ہندو دیوی دیوتاؤں کے بارے میں متنازع بیانات پر اسے اعتراض



ہے۔ انہوں نے کسی کا نام لیے بغیر کہا، "سماج وادی پارٹی کٹھا کے خلاف نہیں ہے، لیکن بھگوان شری رام کے والد کے بارے میں کیا کیا اور ہمارے بھگوان کرشن کے بارے میں کس طرح کے تبصرے کیے گئے؟ یہ وہی بی جے پی کے لوگ ہیں جنہوں نے ایک مرتبہ اپنے پروگرام میں بھگوان ہنومان کو بھی بلایا تھا۔"

اکھلیش یادو کے ان تبصروں کو حالی میں کٹھا واچک دھریندر کرشن شاستری کی جانب سے بھگوان رام اور بھگوان کرشن کے بارے میں کیے گئے مبینہ متنازع بیانات سے جوڑ کر دیکھا جا رہا ہے۔ شاستری اتر پردیش کے کنڈا میں رام کتھا کرنے پہنچے تھے۔ سڑک حادثات کا معاملہ اٹھاتے ہوئے سماج وادی پارٹی کے سربراہ نے دعویٰ کیا کہ سڑک حادثات میں ہونے والی اموات کے معاملے میں ہندوستان 170 ممالک سے آگے ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اتر پردیش میں ایک سال کے اندر سڑک حادثات میں ہونے والی اموات میں تقریباً 2 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اکھلیش یادو نے ارجن گنج حادثے سے متاثرہ خاندان کو مدد اور انصاف کرنے میں حکومت پر امتیازی سلوک کا الزام بھی عائد کیا۔ ان کے مطابق متاثرہ خاندان پچھڑے، دلت اور اقلیتی (پی ڈی اے) طبقے سے تعلق رکھتا ہے۔ انہوں نے گورکھپور میں حالیہ حادثے میں ہلاک ہونے والے بچے کے اہل خانہ سے تعزیت کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ یوگی آدیتیہ ناتھ پر تنقید کی۔ اکھلیش نے الزام لگایا کہ وزیر اعلیٰ کے خود متاثرہ خاندان سے ملاقات کے لیے پہنچنے سے صورت حال مزید خراب ہوئی اور کشیدگی پیدا ہوئی۔ انہوں نے کہا، "بچے کے خاندان کے تئیں میری گہری ہمدردی ہے۔ یہ والدین دونوں کے لیے انتہائی تکلیف دہ واقعہ ہے، لیکن صورت حال کو سب سے زیادہ کون بگاڑ رہا ہے؟ وزیر اعلیٰ خود وہاں جا کر ایسا کر رہے ہیں۔" اتر پردیش میں بی جے پی کے انتخابی امکانات پر سوال اٹھاتے ہوئے اکھلیش یادو نے دعویٰ کیا کہ بکھراؤ جماعت کو ایک شکست کا احساس ہو چکا ہے اور اسی وجہ سے وہ پریشان ہے۔ انہوں نے کہا، "وہ اسے لے کر پریشان ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ وہ الیکشن ہار رہے ہیں۔ اس مرتبہ گورکھپور اور آس پاس کے علاقوں سے بی جے پی کا مکمل صفایا ہو جائے گا۔"



Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 57 Monday , November 23 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۶) شمارہ نمبر (۵۷) لکھنؤ، پیر ۲۳-نومبر ۲۰۲۶ء مطابق ۱۲/ جمادی الثانی ۱۴۴۸ھ صفحات-۸

جرمنی اور قطر کا ایران سے حوثیوں کی عسکری و مالی معاونت بند کرنے کا مطالبہ

حوثیوں کا نیا حملہ ناکام، سعودی اتحاد نے بیلسٹک میزائل تباہ کر دیا





قطر (ایجنسی)۔ جرمنی اور قطر نے ایرانپر قطر اور خطے کے دیگر ممالک کو نشانہ بنانے، آبنائے ہرمز میں جہاز رانی کو خطرے میں ڈالنے اور حوثیوں کی حمایت جاری رکھنے کا الزام عائد کرتے ہوئے سخت مذمت کی ہے۔ قطر کے امیر شیخ تمیم بن حمد آل ثانی کے 20 اور 21 نومبر کو جرمنی کے سرکاری دورے کے موقع پر جاری کردہ اس مشترکہ اعلامیے میں جرمنی اور قطر نے ایران اور یمن کے حوثی باغیوں کے خلاف سخت موقف اختیار کرتے ہوئے تہران سے حوثیوں کی عسکری اور مالی حمایت فوری طور پر ختم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ دونوں ممالک نے کہا کہ قطر اور دیگر علاقائی ریاستوں کو نشانہ بنانے والے ایرانی حملے متعلقہ ممالک کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کی کھلی خلاف ورزی ہیں اور خطے کے امن و استحکام کے لیے خطرہ ہیں۔ مشترکہ اعلامیہ میں آبنائے ہرمز میں تجارتی جہازوں کو نشانہ بنانے اور جہاز رانی کی آزادی کو محدود کرنے کی کوششوں کی بھی مذمت کی گئی۔ جرمنی اور قطر نے واضح کیا کہ وہ آبنائے ہرمز کی بندش یا بین الاقوامی بحری راستوں میں رکاوٹ ڈالنے والے کسی بھی اقدام کو مسترد کرتے ہیں۔ دونوں ممالک نے ایران پر زور دیا کہ وہ جوہری عدم پھیلاؤ کے معاہدے (NPT) اور بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی (IAEA) کے حالیہ اور آئندہ ذمہ داریوں پر مکمل عمل کرے اور اپنے جوہری پروگرام کی پرامن نوعیت یقینی بنائے۔ اعلامیے میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ ایران کو کبھی جوہری ہتھیار حاصل نہیں کرنے چاہئیں۔ 20-20 نومبر 2026 کو جرمن چانسلر فریڈرش میرز نے برلن میں چانسلری میں قطر کے امیر شیخ تمیم بن حمد بن خلیفہ آل ثانی کا استقبال کیا۔ دونوں رہنماؤں کے درمیان علاقائی سلامتی، توانائی اور دوطرفہ تعلقات سمیت مختلف امور پر گفتگو ہوئی۔ جرمنی اور قطر نے ایران سے مشکلات سمیع گروپوں کی مالی معاونت، اسلحہ فراہمی اور حمایت ختم کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ خطے میں بیلسٹک میزائلوں سے پیدا ہونے والے خطرات کا خاتمہ ضروری ہے۔ اعلامیے میں یمن کے حوثی باغیوں کی جانب سے یمن اور سعودی عرب کے خلاف جاری حملوں کی بھی شدید مذمت کی گئی۔ دونوں ممالک نے حوثیوں سے فوری طور پر تمام فوجی کارروائیاں اور تجارتی جہازوں پر حملے روکنے اور سیاسی عمل میں واپس آنے کا مطالبہ کیا۔ جرمنی اور قطر نے ایران سے مطالبہ کیا کہ وہ حوثیوں کو اسلحہ اور دیگر معاونت فراہم کرنا بند کرے، جبکہ یمن کی خودمختاری، آزادی اور علاقائی سالمیت کے لیے اپنی حمایت کا اعادہ بھی کیا۔

□ سعودی قیادت والے فوجی اتحاد نے دعویٰ کیا ہے کہ یمن کے حوثیوں کی جانب سے مملکت کے مغربی ساحلی علاقے کی طرف داغا گیا ایک بیلسٹک میزائل فضا ہی میں تباہ کر دیا گیا۔ حالیہ ہفتوں کے دوران حوثی باغیوں کی تنصیبات، ہوائی اڈوں اور فوجی اہداف پر حملے تیز کر چکے ہیں۔ اس اتحاد کے ترجمان ترکی المالکی نے سوشل میڈیا پر جاری کردہ ایک بیان میں کہا: ”فضائی دفاعی نظام نے مغربی علاقے کی جانب داغے گئے دہشت گرد حوثی ملیشیا کے ایک بیلسٹک میزائل کو تباہ کر دیا۔“ سعودی عرب کے مغربی علاقے میں اہم توانائی تنصیبات واقع ہیں، جن میں خام تیل برآمد کرنے والی بڑی بندرگاہ ینبع اور یمن کی سرحد کے قریب جازان ریفائنری شامل ہیں۔ ایران نواز حوثی تنظیم حالیہ ہفتوں کے دوران ان تنصیبات کے علاوہ سعودی اڈوں اور فوجی مقامات کو بھی نشانہ بنا چکی ہے۔ سعودی عرب، جو یمن کی بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ حکومت کی حمایت کرتا ہے، دنیا کا سب سے بڑا خام تیل برآمد کرنے والا ملک ہے۔ سعودی حکام کے مطابق ستمبر سے اب تک حوثی حملوں میں 26 افراد ہلاک ہو چکے ہیں، جن میں سے 23 افراد ہوائی اڈوں پر ہونے والے حملوں میں مارے گئے۔ جمعرات کو ریاض کے مالیاتی ضلع میں واقع سعودی پبلک انویسٹمنٹ فنڈ کے ہیڈ کوارٹرز کو بھی عمارت کی کئی منزلوں کو حوثیوں کے ایک حملے میں نقصان پہنچا تھا۔ اس ماہ کے آغاز میں سرکاری تیل کمپنی آرامکو کی ایک بلند و بالا عمارت بھی ایک حملے میں نقصان کا شکار ہوئی تھی۔ یمن میں طویل عرصے سے جاری جنگ کے دوران 2022 میں ہونے والی جنگ بندی سے لڑائی رک گئی تھی، تاہم جولائی میں یہ جنگ بندی ختم ہو گئی۔ اس کے بعد سے سعودی عرب اور حوثیوں کے درمیان حملوں کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا ہے۔ حوثی حالیہ مہینوں میں سعودی ایئر پورٹس، توانائی کے بنیادی ڈھانچے اور فوجی تنصیبات کو بھی نشانہ بناتے رہے ہیں۔ ایران نے حمایت یافتہ حوثیوں نے 2014 میں یمن کے دارالحکومت صنعاء پر قبضہ کر لیا تھا۔ اگلے برس سعودی قیادت میں اتحاد نے بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ یمنی حکومت کی حمایت میں جنگ میں مداخلت کی۔

بحرین کا ایران پر صنعتی تنصیب پر حملے کا الزام، آبنائے ہرمز میں بھی کشیدگی

بحرین نے ایرانپر ایک شہری صنعتی تنصیب کو نشانہ بنانے کا الزام عائد کیا ہے، جس کے نتیجے میں آگ بھڑک اٹھی اور نقصان ہوا، تاہم کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ خلیجی ریاست بحرین میں ہفتے متعدد حملوں کی زد میں آ چکی ہے، جس سے اس ننھی سلطنت کے دور تک خاتمہ ہو گیا ہو فروری کے اواخر میں ایران پر اسرائیلی حملوں کے بعد شروع ہونے والی کشیدگی کے دوران کی ہفتوں تک برقرار رہا تھا۔ بحرین کی وزارت داخلہ نے ایکس پر بیان میں کہا: ”ایرانی جارحیت کے نتیجے میں ایک شہری صنعتی تنصیب کو نشانہ بنایا گیا، جس سے وہاں آگ لگ گئی۔ سول ڈیفنس کے اہلکار آگ پر قابو پانے کے لیے کام کر رہے ہیں۔“ وزارت نے حملے کی جگہ کی تفصیلات نہیں بتائیں۔ ایران کی پاسداران انقلاب نے جمعرات کو دوران بحرین میں الرفاع اور عوالی ضلع میں واقع سعودی پبلک انویسٹمنٹ فنڈ کے ہیڈ کوارٹرز کی عمارت کی کئی منزلوں کو میزائلوں اور ڈرون حملوں کا نشانہ بنایا گیا۔ ”پاسداران انقلاب کے مطابق امریکی فوج کے ہیڈکوارٹر فضائی دفاعی نظام کے دو یونٹ بھی تباہ کیے گئے۔ ایران نے خبردار کیا کہ اس فضائی حدود کی کسی بھی خلاف ورزی کے دوران کی جواب ”دیا جائے گا۔ اسی لیے وقت میں ہوئے جب آبنائے ہرمز میں دو بحری جہازوں پر حملوں کے الزامات ایران کی طرف سے عائد کیے جانے کے بعد تناؤ میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ ایران کے ان اہم بحری گزرگاہ کی ناکہ بندی کی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔ ایران نے کہا ہے کہ اس نے آبنائے ہرمز میں ”ہر بحری جہاز کو ناکام کر دیا ہے۔ یہ بندی ایران کے خلاف امریکی جوابی کارروائی کے بعد ہوئی ہے۔ ایران نے خبردار کیا ہے کہ اگر امریکا نے اپنی ناکہ بندی ختم نہیں کی تو وہ آبنائے ہرمز کو بند کر دے گا۔ ایران کے مطابق اس نے جنگ کا خاتمہ چاہتا ہے، لیکن اس کی شرائط میں امریکا پر پابندیوں کا خاتمہ اور ایرانی اثاثوں کی بحالی شامل ہے، جبکہ امریکا ان مطالبات کو مسترد کر چکا ہے۔ ایران کے مطابق اس نے جنگ کا خاتمہ چاہتا ہے، لیکن اس کی شرائط میں امریکا پر پابندیوں کا خاتمہ اور ایرانی اثاثوں کی بحالی شامل ہے، جبکہ امریکا ان مطالبات کو مسترد کر چکا ہے۔

بنگلہ دیش میں طلبہ، اساتذہ اور وکلاء کے خلاف مبینہ سیاسی جبر پر تشویش

میں نے کبھی اپنے لوگوں کو تنہا نہیں چھوڑا اور اب بھی انہیں تنہا نہیں چھوڑوں گی: شیخ حسینہ



ڈھاکہ/نئی دہلی، 22 نومبر (یو این آئی) بنگلہ دیش میں تشدد کے وسیع واقعات کے درمیان سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ نے وزیر اعظم طارق رحمان کی حکومت پر اپنی جماعت عوامی لیگ کے حامیوں کے خلاف بڑے پیمانے پر سیاسی انتقام، امن و امان کی ابتر صورتحال اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی سرپرستی کا الزام عائد کیا ہے اور جمہوری حکومتوں، اقوام متحدہ، انسانی حقوق کی تنظیموں اور بنگلہ دیش کے تمام دوستوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ان کے ملک میں رونما ہونے والے واقعات پر گہری نظر رکھیں۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ وہ کسی ملک کی مداخلت نہیں چاہتیں محترمہ حسینہ نے کہا: ”میں کسی غیر ملکی حکومت سے بنگلہ دیش کے سیاسی مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لیے نہیں کہہ رہی ہوں۔ یہ حق صرف اور صرف ہمارے عوام کا ہے۔ میں عالمی برادری سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ بنگلہ دیش میں جمہوریت، انسانی حقوق اور قانون کی حکمرانی کے انہی اصولوں کو برقرار رکھے جن کی وہ حمایت کرتی ہے۔“ انہوں نے یہ باتیں آسٹریلیا کے شہر میلبورن میں منعقدہ ایک بین الاقوامی سیمینار سے آن لائن خطاب کے دوران کہیں۔ ڈیکوریکی، رئیس اینڈ پیکیٹن وارج (ڈی آر پی وی) کے زیر اہتمام بنگلہ دیش بحران میں: انسانی حقوق، جبر اور قانون کا حکم ”کے عنوان سے منعقدہ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے محترمہ حسینہ نے کہا کہ اگست 2024 میں ان کی حکومت کو اقتدار سے ہٹائے جانے کے بعد سے جمہوری حقوق پامال ہوئے ہیں اور سیاسی جبر کا دائرہ پہلے سے زیادہ وسیع ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”ہمارے ملک میں اب کھلے انتخابات نہیں ہو رہے ہیں۔ ہمارے لاکھوں شہریوں کو سیاسی وجوہات کی بنا پر ووٹ دینے کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسا ملک ہے جہاں اپوزیشن کو ختم کر دیا گیا ہے۔“ محترمہ حسینہ نے کہا کہ ”ہمارے ہزاروں حامیوں کو سیاسی وجوہات کی بنا پر ہراساں کیا گیا ہے اور بہت سے لوگوں کو ان کے گھروں سے اٹھا لیا گیا ہے۔ ہمارے ہزاروں کارکنوں کو جبری طور پر لاپتہ کر دیا گیا ہے۔ ہمارے ہزاروں حامیوں کو ان کے گھروں سے اٹھا لیا گیا ہے۔ ہمارے ہزاروں کارکنوں کو جبری طور پر لاپتہ کر دیا گیا ہے۔“ انہوں نے کہا کہ ”

پسماندہ، دلت، کسانوں، مزدوروں اور نوجوانوں کو سیاسی فیصلوں میں مناسب نمائندگی دینے کا عزم

2027 میں اقتدار کی تبدیلی کے لیے پسماندہ اور دلت سماج کا اتحاد فیصلہ کن ہوگا: راجندر پال گوتم

متھرا/لکھنؤ، 22 نومبر۔ اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے اودھی بی (دیگر پسماندہ طبقات) شعبہ کی اہیل پرآج ضلع متھرا کے گاؤں داموہر پورہ میں منعقدہ سماجی انصاف و شراکت داری کنونشن میں عوام کا جم غفیر امڈ پڑا۔ کنونشن میں متھرا سمیت آس پاس کے علاقوں سے بڑی تعداد میں پسماندہ، دلت، اقتصادی زدہ اور محروم طبقات کے افراد، نوجوانوں، کسانوں، مزدوروں، سماجی تنظیموں کے نمائندوں اور کانگریس کارکنوں نے شرکت کی۔ کنونشن میں آئین کے تحفظ، ذات پر مبنی مردم شماری، ریزرویشن، سماجی مساوات اور آبادی کے تناسب سے سیاسی نمائندگی جیسے اہم مسائل پر زور دار آواز اٹھائی گئی۔ کانگریس کے شعبہ درج فہرست ذات کے قومی صدر اور اتر پردیش کے انچارج جناب راجندر پال گوتم نے کہا کہ آئین نے ملک کے ہر شہری کو مساوات، آزادی اور عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق دیا ہے، لیکن آج آئین اور آئینی اداروں پر مسلسل حملے ہو رہے ہیں۔ سماجی انصاف کی جدوجہد صرف کسی ایک طبقے کی لڑائی نہیں ہے، بلکہ ملک کے جمہوری نظام اور آئین کو بچانے کی لڑائی ہے۔ کانگریس پارٹی بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے نظریات پر چلتے ہوئے ذات، پسماندہ اور محروم سماج کو ان کے آئینی حقوق اور عزت دلانے کے لیے پابند عہد ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک سماج کے تمام طبقات کو ان کی آبادی کے تناسب سے مساوی نمائندگی نہیں ملتی، اس وقت تک حقیقی سماجی انصاف قائم نہیں ہو سکتا۔ کانگریس کے اودھی شعبے کے قومی صدر ڈاکٹر انیل بے ہنڈے نے کہا کہ ملک کے اقتدار، وسائل اور فیصلہ سازی کے عمل میں پسماندہ سماج کی حقیقی حصہ داری یقینی بنانا آج کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ ذات پر مبنی مردم شماری سماجی انصاف کی سمت میں پہلا اور ضروری قدم ہے۔ اس سے واضح ہو گا کہ ملک کے مختلف سماجی طبقات کی حقیقی آبادی کتنی ہے اور انہیں تعلیم، روزگار، ریاست اور معاشی وسائل میں کتنی نمائندگی حاصل ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ راہل گاندھی نے سماجی انصاف اور حصہ داری کی جس جدوجہد کو قومی سطح پر بحث کا موضوع بنایا ہے، وہ کانگریس پارٹی اسے گاؤں گاؤں تک پہنچائے گی۔ متھرا میں منعقد ہونے والا یہ عظیم عوامی مجمع اس بات کا ثبوت ہے کہ سماج اب اپنے حقوق کے تئیں بیدار ہو رہا ہے۔ کانگریس ہی ایک ایسی پارٹی ہے جو ان مسائل کو لے کر عوام کے درمیان اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ کانگریس قانون ساز پارلیمانی کارکنوں، سماجی تنظیموں، دانشوروں، نوجوانوں، کسانوں، مزدوروں اور بڑی تعداد میں پہنچنے والے عام شہریوں کا شکریہ ادا کیا۔



طبقات کو ساتھ لے کر ریاست میں ایک مضبوط اور عوامی مفاد پر مبنی متبادل تیار کر رہی ہے۔ کانگریس کے قومی سکریٹری اور پنجاب کے انچارج جناب راج کمار مویا نے کہا کہ سماجی انصاف، یکساں مواقع اور آئینی حقوق کی جدوجہد کو مضبوط بنانے کے لیے تمام محروم طبقات کو متحد ہونا ہوگا۔ آج ملک کے سامنے بے روزگاری، مہنگائی، تعلیم اور روزگار میں عدم مساوات جیسے سنگین مسائل ہیں۔ ان مسائل کا حل اسی وقت ممکن ہے جب ساتھ متھرا میں جمع ہونے والا یہ عظیم عوامی مجمع اس بات کا ثبوت ہے کہ سماج اب اپنے حقوق کے تئیں بیدار ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی ان مسائل کو لے کر عوام کے درمیان اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ کانگریس قانون ساز پارلیمانی کارکنوں، سماجی تنظیموں، دانشوروں، نوجوانوں، کسانوں، مزدوروں اور بڑی تعداد میں پہنچنے والے عام شہریوں کا شکریہ ادا کیا۔

مولانا سیف عباس کی وزیر اعظم مودی سے ہندوستان، ایران براہِ راست پروازیں بحال کرنے کی اپیل

فضائی رابطہ منقطع ہونے سے زائرین اور طلبہ پریشان، شیعہ چاند کمیٹی نے اٹھایا مسئلہ



لکھنؤ: شیعہ چاند کمیٹی کے صدر مولانا سید سیف عباس تقوی نے آج ملک کے معزز وزیر اعظم جناب نریندر مودی جی اور مرکزی وزیر شہری ہوابازی کو ایک مکتوب (میمورنڈم) ارسال کرتے ہوئے ہندوستان اور ایران کے درمیان بند پڑی براہ راست فضائی پروازوں کو دوبارہ شروع کرنے کی پرزور اپیل کی ہے۔ اپنا بیان جاری کرتے ہوئے مولانا سیف عباس نے کہا کہ گزشتہ کئی ماہ سے ایران کے ساتھ فضائی رابطہ مکمل طور پر منقطع ہونے کے باعث عام شہریوں، بالخصوص مذہبی زائرین اور طلبہ کو شدید دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران میں متعدد اہم مذہبی مقامات اور عبادت گاہیں واقع ہیں، جہاں بڑی تعداد میں ہندوستانی زائرین حاضری دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہزاروں ہندوستانی طلبہ حصولِ علم کے لیے ایران آتے جاتے ہیں۔ مولانا نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ برسوں سے پروازیں بند ہونے کے سبب طلبہ اور زائرین کو طویل اور متبادل راستوں سے سفر کرنے پر مجبور ہونا پڑ رہا ہے، جس سے نہ صرف قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے بلکہ سفری اخراجات میں بھی کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ مولانا سید سیف عباس نے ہندوستان اور ایران کے صدیوں پرانے تاریخی اور دوستانہ تعلقات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ 140 کروڑ کی آبادی والا ہندوستان ایک خودمختار اور مضبوط ملک ہے، جو کسی بیرونی دباؤ کے بجائے اپنے قومی مفادات اور روایتی دوستانہ تعلقات کو ترجیح دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان مضبوط تعلقات کا نتیجہ ہے کہ آبنائے ہرمز (Strait of Hormuz) میں کشیدگی اور عالمی کساد بازاری جیسی صورت حال کے باوجود ہندوستان میں گیس یا پٹرول کی کوئی قلت پیدا نہیں ہوئی اور ہمارے جہازی بیڑا بخیر و عافیت آمد و رفت کرتے رہے۔ آخر میں مولانا سیف عباس نے وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر شہری ہوابازی سے اپیل کی کہ وہ اس معاملے میں مداخلت کرتے ہوئے سابقہ معمول کے مطابق دہلی اور ممبئی سمیت ہندوستان کے مختلف شہروں سے ایران کے لیے براہِ راست فضائی پروازوں کی دوبارہ اجازت فراہم کریں تاکہ ہندوستانی زائرین اور طلبہ کو سفری مشکلات سے نجات مل سکے اور ان کے لیے سہل آسان اور سستا سفر ممکن ہو سکے۔

اتر پردیش کے 75 اضلاع ایک ساتھ چھایا اندھیرا

سی ایم یوگی پہنچے لکھنؤ کے ریزرو پولیس لائنز، کیا مشاہدہ کیا

لکھنؤ: 22 نومبر (پی این ایس) جنگ اور بھاری حالات سے نمٹنے کے لیے تیاریوں کو جانچنے کے لیے، شام 6 بجے اتر پردیش کے تمام 75 اضلاع میں بلیک آؤٹ موک ڈرل کا انعقاد کیا گیا۔ اتر کاسی دوران تقریباً دو منٹ تک فضائی حملے کی تنبیہ کی گئی۔ اس دوران پولیس، سول ڈیفنس، این ڈی آر ایف، ایس ڈی آر ایف، فائر بریگیڈ اور محکمہ صحت کو ہائی الرٹ پر رکھا گیا۔ کئی علاقوں میں بجلی کی فراہمی عارضی طور پر کاٹ دی گئی۔ لکھنؤ کے ریزرو پولیس لائنز میں ہوائی چھاپہ اور بلیک آؤٹ موک ڈرل کا انعقاد کیا گیا۔ یہ ریزرو پولیس آفیسر تھانہ شفٹ کا جائزہ لینے شام 6 بجے پہنچے۔ پولیس، فائر بریگیڈ، محکمہ صحت، اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی ٹیموں نے موک ڈرل میں حصہ لیا، ان کے تعاون میں، بھگانی صورت حال میں فوری جواب دینے کی صلاحیت کو جانچا۔ انتظامیہ نے شہریوں کو موک ڈرل کے دوران گھبرانے کی بجائے احتیاط برتنے کا مشورہ دیا۔ سائرن بجنے پر لوگوں کو گھر کے اندر یا کسی محفوظ جگہ پر رہنے کو کہا گیا۔ غیر ضروری لائٹس بند کریں اور بچوں اور پالتو جانوروں پر خصوصی توجہ دیں۔ یہ مشق کسی حقیقی حملے کی تلقی نہیں تھی بلکہ بھگانی تیاریوں کو جانچنے کے عمل کا حصہ تھی۔ موک ڈرل میں پولیس، سول ڈیفنس، این ڈی آر ایف، ایس ڈی آر ایف، فائر بریگیڈ اور محکمہ صحت کے تمام شامل تھیں۔ اس مشق نے بھگانی صورتحال میں مختلف ایجنسیوں کے درمیان ہم آہنگی، سائرن سسٹم کی فعالیت، اور احت اور بچاؤ کی کارروائیوں کے لیے تیاری کا جائزہ لیا۔ یہ بھی ظاہر کیا کہ بحران کے دوران لوگوں کو محفوظ جگہ پر نکالنے اور خبریں گھڑی سے بڑھ کر اہم کرنے کے لیے کس طرح کارروائی کی جائے۔ اس دوران تمام نجی و سرکاری دفاتر، تعلیمی ادارے اور کاروباری مراکز بند رہے۔ ہوائی حملے کے ایک علامتی مشق کے دوران، ڈرل کا آغاز ہوا۔ اس میں تمام نجی و سرکاری دفاتر، تعلیمی ادارے اور کاروباری مراکز بند رہے۔ ہوائی حملے کے ایک علامتی مشق کے دوران، ڈرل کا آغاز ہوا۔ اس میں تمام نجی و سرکاری دفاتر، تعلیمی ادارے اور کاروباری مراکز بند رہے۔

آیت اللہ العظمیٰ شیخ حسین وحید خراسانیؒ کی مجلس ترحیم کا انعقاد

مولانا غمخوار حسین مشہدی نے آیت اللہ و وحید خراسانی علیہما الرحمہ کی علمی و دینی خدمات اور ترویج عزائے فاطمیہ پر روشنی ڈالی، کثیر تعداد میں مومنین کی شرکت



مبارک پور، اعظم گڑھ۔ بروز شنبہ امام بارگاہ دربار حسینی، شاہ مبارک پور، قصبہ مبارک پور ضلع اعظم گڑھ میں منجانب مومنین مبارک پور، بزرگ اجتماع مولانا جواد حیدر کربلائی مبارک پوری مبلغ ولایت اہل بیتؑ، استاد الاساتذہ، مرجع جہان تشیع اور عالم باعمل آیت اللہ العظمیٰ الشیخ حسین وحید خراسانی اعلی اللہ مقامہٗ (فرزند خطیب اہل بیت علامہ الشیخ اسماعیل خراسانیؒ) کے ایصال ثواب اور بلندی درجات کے لیے ایک مجلس ترحیم منعقد ہوئی۔ یہ مجلس ایام عزائے فاطمیہ کی مناسبت سے منعقد کی گئی مجلس کا آغاز مرثیہ خوانی سے ہوا، جس کے فرائض جناب الحاج سکندر علی کربلائی اور ان کے ہمنواؤں نے انجام دیے۔ بعد ازاں خطابت کے فرائض عالی جناب مولانا غمخوار حسین مشہدی صاحب قبلہ نے انجام دیے۔ دوران خطاب مولانا غمخوار حسین مشہدی نے آیت اللہ العظمیٰ الشیخ حسین وحید خراسانی اعلی اللہ مقامہٗ کی حیات مبارک سیرت و کردار اور علمی و دینی خدمات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ آیت اللہ وحید خراسانی نے اپنی سیرت و کردار کو اس قدر روشن اور تابناک بنایا تھا کہ ان کی زندگی کو دیکھ کر اہل بیت اطہارؑ کے ہم سلام کی سیرت و کردار یاد آتا تھا۔

انہوں نے کہا کہ آیت اللہ وحید خراسانی کا ہم اس وقت تک باقی رہے گا، جب تک عزائے فاطمیہ کی مجالس منعقد ہوتی رہیں گی۔ پیچاس ان کے درجات کی بلندی کا ذریعہ بنیں۔ آیت اللہ العظمیٰ الشیخ حسین وحید خراسانی کی علمی خدمات اپنی جگہ مسلم ہیں، لیکن ان کا ایک عظیم کارنامہ عزائے فاطمیہ کی ترویج و اشاعت ہے۔ مولانا غمخوار حسین مشہدی نے مزید کہا کہ آیت اللہ وحید خراسانی اکثر و بیشتر مجالس میں خطاب کے دوران فرمایا کرتے تھے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری قبر میں حضرت علی علیہ السلام تشریف لائیں اور تمہارے حق میں کلام کریں تو تم سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے حق میں کلام کرو۔ انہوں نے آیت اللہ وحید خراسانی کی دینی خدمات اور علمی کارناموں کا تذکرہ کرتے ہوئے ایام عزائے فاطمیہ کی مناسبت سے حضرت شہزادی کونین فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے دردناک مصائب بھی بیان کیے، جس پر کرگلس من موجود عزاداروں کی آواز گریہ بلند ہوگئی۔ آخر میں مولانا غمخوار حسین مشہدی نے آیت اللہ العظمیٰ الشیخ حسین وحید خراسانی اعلی اللہ مقامہٗ کے ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کرائی اور دعائیہ کلمات کے ساتھ مجلس کا اختتام کیا۔ مجلس میں کثیر تعداد میں مومنین نے شرکت کی۔ اس موقع پر امام جہان تشیع، مراجع عظام اور امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کی خدمت میں تعزیت و تسلیت پیش کی گئی۔

یوگی حکومت کی سرمایہ کاری پالیسی کا مرکز عوامی مفاد، روزگار کے فوائد مقامی نوجوانوں کو ملیں: وزیر اعلیٰ

آؤٹ سورسنگ ملازمین کو بڑھی ہوئی اعزاز یہ رقم وقت پر اور مکمل ادا کرنے کی ہدایت، ترقیاتی منصوبوں کو مقررہ مدت میں مکمل کرنے پر زور



لکھنؤ، اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا ہے کہ ریاستی حکومت نے صوبے میں سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول تیار کیا ہے۔ صنعتوں، بجلی شعبے اور سرمایہ کاروں کو مختلف قسم کی سہولیات، پالیسی میں رعایت اور سبسڈی فراہم کی جا رہی ہے۔ حکومت کی ہر پالیسی، فیصلے اور انتظام کے مرکز میں ریاست کے عوام کا مفاد ہے۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ان رعایتوں اور سہولیات کے ذریعے پیدا ہونے والے روزگار اور دیگر تمام فوائد براہ راست ریاست کے نوجوانوں اور مقامی شہریوں کو حاصل ہوں۔ وزیر اعلیٰ آج اپنی سرکاری رہائش گاہ پر منعقدہ اسٹیٹ انویسٹمنٹ پروموشن کمیشن کی میٹنگ (سی ایم ریویو) میں ریاست میں جاری اور مجوزہ ترقیاتی منصوبوں اور عوامی فلاح و بہبود کی اسکیموں کی تازہ ترین صورت حال کا جائزہ لے رہے تھے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ ان منصوبوں کی پیش رفت کی نگرانی کے لیے ایک مضبوط نظام بنایا جائے۔ صنعتی ترقی اور عوامی فلاح سے متعلق تمام منصوبوں کو مقررہ مدت کے اندر معیاری طریقے سے مکمل کیا جائے۔ اس موقع پر اسٹیٹ انڈسٹریل پروموشن کمیشن کے سی ای او منوج کمار تنگیہ نے تفصیلی طور پر منصوبوں کی پیش رفت کی تفصیلات پیش کیں۔ وزیر اعلیٰ نے آؤٹ سورسنگ ملازمین کے مفادات کے حوالے سے ہدایت دی کہ ریاستی حکومت کی جانب سے نظام کے تحت آؤٹ سورسنگ ملازمین کے اعزازیہ میں جو اضافہ کیا گیا ہے، اس کا فائدہ تمام محکموں میں کام کرنے والے ہر ملازم کو ہر صورت میں ملنا چاہیے۔ ریاست کے 88 محکموں میں تعینات 437,103 آؤٹ سورسنگ ملازمین کے اعزازیہ کی ادائیگی کا جائزہ لیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ہر ملازم کو بڑھا ہوا اعزازیہ وقت پر اور مکمل طور پر ملے۔ اس معاملے میں بھی شکایت کا پرہ داشت نہیں کی جائے گی۔ میٹنگ میں اسپیریشن ونے منصوبوں کی پیش رفت کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ دہن وزیر اعلیٰ کو بتایا گیا کہ چترکوٹ لنک ایکسپریس وے کے ڈینڈر کارروائی آئندہ 30 نومبر تک مکمل کر لی جائے گی۔ فرخ آباد لنک ایکسپریس وے کے لیے 46.91 فیصد زمین خریدی جا چکی ہے اور منتخب کمپنی کو لیٹر آف ایوارڈ (ایل او اے) جاری کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح آگرہ-لکھنؤ-پوربانچل لنک ایکسپریس وے کے لیے 82.98 فیصد، جھانسی لنک ایکسپریس وے کے لیے 86.04 فیصد اور جیور ایکسپریس وے کے لیے 83.58 فیصد زمین حاصل کر لی گئی ہے۔ ان تینوں منصوبوں میں بھی تیز رفتار کام کے لیے منتخب کمپنیاں کو ایل او اے جاری کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ میرٹھ-ہری دوار، وندھیاچل ایکسپریس وے اور اودھیا-پوربانچل ایکسپریس وے کی تعمیر کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ بیشتر اضلاع میں زمین کی قیمتوں کی مناسب ادائیگی کے بعد جلد ہی اراضی کے حصول کا عمل شروع کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ صنعتی ترقی سے متعلق منصوبوں کا جائزہ لیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے گریٹر نوئیڈا میں ٹیلی ہاؤس کو انٹرنیشنل بس ٹرمینل کے لیے موصول ہونے والے ٹینڈروں کی مالیاتی بولیاں آئندہ دو ہفتوں میں کھولنے اور ٹیلی ہاؤس انٹرنیشنل بس ٹرمینل کا عمل شروع کرنے کی ہدایت دی۔ وزیر اعلیٰ نے ہدایت دی کہ پارک کے اگلے مراحل کی کارروائی تیز کرنے کی ہدایت دی۔ وزیر اعلیٰ نے عوامی فلاح و بہبود کی اسکیموں کا جائزہ لیتے ہوئے زیرو پر بوداری اسکیم کے تحت نشان زد 50.12 لاکھ خاندانوں کو بنیادی سہولیات سے جوڑنے پر خصوصی زور دیا۔ میٹنگ میں بتایا گیا کہ مستحق خاندانوں میں سے 447.59 کو پی ایم اے وائی (پی ایم رہائشی سکانات منظور کیے جا چکے ہیں۔ آیوشمان کارڈ سے محروم خاندانوں کے لیے پی ایچ ایچ وی ڈیلو کے ذریعے زمینی سروے کرتے ہوئے اب تک 583,04,1 خاندانوں کو آیوشمان کارڈ فراہم کیے جا چکے ہیں، جبکہ باقی مستحق خاندانوں کے آیوشمان اور ہیلتھ وی کارڈ بنانے کی کارروائی تیزی سے چلائی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ 60,10 لاکھ خاندانوں کے ایک ایک فرد کو ہنرمندی کی تربیت فراہم کرنے کے ہدف کے تحت اب تک 298,11 نوجوانوں کو تربیت دے کر روزگار سے جوڑا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اس کام میں مزید تیزی لانے کی ہدایت دی۔ محکمہ محنت کے تحت 350,11 ڈیجیٹل لائبریریوں کا جائزہ لیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ باقی مخیانچوں میں کمپیوٹر، ہارڈ ویئر کی فراہمی کا کام تیزی سے مکمل کیا جائے۔ بنیادی ڈھانچے اور آبپاشی سے متعلق منصوبوں کا جائزہ لیتے ہوئے محکمہ تعمیرات عامہ کی 50 کروڑ روپے سے زیادہ لاگت والے 279 منصوبوں، جن کی مجموعی لاگت 248.47 کروڑ روپے ہے، کو مقررہ مدت میں مکمل کرنے کی ہدایت دی گئی۔

جائزے کے دوران بتایا گیا کہ یکم ستمبر 2026 سے اب تک ریاست کے تمام 75 اضلاع میں لیبر اڈوں پر 950,8 کیمپ لگا کر 391,73,2 مزدوروں کا رجسٹریشن کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے ہدایت دی کہ مزدوروں کو موقع پر ہی لیبر کارڈ، آیوشمان کارڈ، عارضی کھانا اور مفت ادویات فراہم کی جائیں۔ وزیر اعلیٰ نے شہری علاقوں میں خواتین کی خاص تعمیر 8 ورکنگ ویمن ہاسٹل (نوئیڈا، غازی آباد) کے کام میں تیزی لانے کی ہدایت دی۔ اس کے ساتھ ہی ایم-ڈبلو-ایچ اسکیم کے تحت 13 اضلاع میں مجوزہ نئے اسٹلز کے لیے حکومت ہند کے متعلقہ محکمے کے ساتھ مسلسل رابطہ برقرار رکھنے کو کہا۔ گرام پنچایتوں میں قائم کی جا رہی 350,11 ڈیجیٹل لائبریریوں کا جائزہ لیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ باقی مخیانچوں میں کمپیوٹر، ہارڈ ویئر کی فراہمی کا کام تیزی سے مکمل کیا جائے۔ بنیادی ڈھانچے اور آبپاشی سے متعلق منصوبوں کا جائزہ لیتے ہوئے محکمہ تعمیرات عامہ کی 50 کروڑ روپے سے زیادہ لاگت والے 279 منصوبوں، جن کی مجموعی لاگت 248.47 کروڑ روپے ہے، کو مقررہ مدت میں مکمل کرنے کی ہدایت دی گئی۔

مسابقۂ حفظ حدیث میں دار العلوم فیض الرسول کے طلبہ کی شاندار کامیابی

محمد عمران رضا فیضی نے دوسری پوزیشن حاصل کی، فیض الرسول کی بھی نمایاں کارکردگی

سدھارتھ نگر/ دار العلوم فیضان اشرف رئیس العلوم شیر بھساٹ گجرات میں منعقدہ ملک گیر مسابقۂ حفظ حدیث میں ملک کی مرکزی درسگاہ دار العلوم اہل سنت فیض الرسول براؤں شریف کے ہونہار طالب علم محمد عمران رضا فیضی نے دوسری پوزیشن حاصل کرکے ادارے اساتذۂ کرام اور والدین کا نام روشن کیا ہے۔ مقابلے میں دار العلوم کے ایک اور باصلاحیت طالب علم رفیع اللہ فیضی نے بھی نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی علمی صلاحیتوں کا لوہا منوایا طلبہ کی اس کامیابی کا سہرا سب سے پہلے نبیرۂ شعیب الاولیاء حضرت علامہ الحاج محمد الشیخ فیض الرسول ابن شیخ التفسیر والحدیث، مفسر اعظم ہند حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین فیضی کی خصوصی محنت و توجہ اور شب و روز کی مخلصانہ رہنمائی بھی نمایاں رہی کامیابی کی خبر دار العلوم پہنچتے ہی شیخ التفسیر نے ادارہ کے ہونہار طلبہ کو دعاؤں سے نوازا اور تمام مستقبل مزید بہتر کرنے اور دین و ملت کی مؤثر خدمت کے لیے یکسو ہونے کی تلقین کی۔ اس موقع پر دار العلوم کے موقر استاذ مولانا اشتیاق احمد قادری نے کہا کہ دار العلوم فیض الرسول کے طلبہ مسلسل کئی برسوں سے ملکی سطح پر منعقدہ ہونے والے علمی و مقابلہ جاتی پروگراموں میں شرکت کرکے کامیابی حاصل کررہے ہیں اور ادارے کا وقار بلند کررہے ہیں یہ کامیابیاں پانی ادارہ حضور شعیب الاولیاء علامہ محمد شعیب علوی ازہری مدظلہ العالی کی شاندار قیادت اور اساتذۂ کرام کی مخلصانہ محنت کا ثمرہ ہیں آخر میں دار العلوم کے تمام اساتذۂ کرام نے کامیاب طلبہ کو دعاؤں سے نوازتے ہوئے ان کے روشن مستقبل مزید بہتر ترقی اور دین و ملت کی مؤثر خدمت کے لیے یکسو ہونے کی تلقین کی۔

لکھنؤ میں آج سے قومی قبائلی شرکت فیسٹیول کا آغاز

12 ریاستوں کے 500 فنکار پیش کریں گے ثقافتی رنگ

لکھنؤ: عظیم ہنرمانگھوان برسا منڈا کے یوم پیدائش کے موقع پر، اتر پردیش انڈین ٹیوٹ آف ایڈوانسڈ ٹرائبل گلچر، محکمہ ثقافت کی جانب سے کوشل نگر کے جوبلی پارک میں 23 سے 26 نومبر تک قومی قبائلی شرکت فیسٹیول کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اتر پردیش انڈین ٹیوٹ آف ایڈوانسڈ ٹرائبل گلچر لکھنؤ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ویدوتی نے 22 نومبر کو بتایا کہ قومی قبائلی شرکت میلہ کا افتتاح 23 نومبر 2026 کو شام 5 بجے ہوگا۔ اس دن 1090 چوراہے سے میلے کے مقام تک ایک جلوس نکالا جائے گا، جو شام 5 بجے شروع ہوگا۔ مختلف ریاستوں کے 250 فنکار اپنے فن کا مظاہرہ کریں گے اور اجتماعی جلوس نکالا جائے گا۔ اتر پردیش، مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ، مہاراشٹر، اتراکھنڈ، اتر پردیش کے 500 سے زائد فنکار آرٹسٹ پارٹیشن فیسٹیول میں روایتی رقص، موسیقی اور آلات موسیقی کا مظاہرہ کریں گے۔ دستکاری اور فن میلے میں دستکاری کے 70 سے زائد اسٹال لگائے جائیں گے۔ فوڈ فیسٹ کے تحت بیجوں اور دیسی سبزیوں کے عنوان سے کھانے کے اسٹال لگائے جائیں گے۔ ایک ادبی اور ترقی کے پلیٹ فارم کی حیثیت سے، یہ میلہ ثقافتی لوک فن اور بول ترقی آپسی قبائلی گلچر (میزورم)، جھومیل، مدھیہ پردیش، اور دیگر ثقافتی اداروں کو آپس کے اشتراک کے لیے جو قبائلی ادب کے لیے وقف ہیں۔ تقریب میں ڈرامہ، لوک رقص اور ترقی کے حوالے سے سیمینار بھی منعقد ہوں گے۔ کرافٹ میلہ، جو 11 سے شروع ہوگا، اور ثقافتی پروگرام شام 5 بجے شروع ہوں گے۔ میلہ 9 بجے اختتام پذیر ہوگا۔ میلے کا انتظام اتر پردیش انڈین ٹیوٹ آف ٹرائبل گلچر، محکمہ ثقافت کی جانب سے کیا جا رہا ہے۔ ڈائریکٹر ویدوتی نے کہا کہ اس میلے کا مقصد قبائلی ثقافت کو فروغ دینا اور نئی نسل کو اپنی روایات سے جوڑنا ہے۔ اس میلے میں ریاست کے مختلف قبائلی علاقوں سے فنکار اپنی ثقافت کا مظاہرہ کریں گے۔ اس میلے میں ریاست کے مختلف قبائلی علاقوں سے فنکار اپنی ثقافت کا مظاہرہ کریں گے۔

بارہ بنکی میں مسجد کے امام پر مبینہ حملہ

اخلاق ندوی نے کوتوالی پہنچ کر انصاف کا مطالبہ کیا



بارہ بنکی 22 نومبر (پریس ریلیز): آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے 268، بارہ بنکی اسمبلی حلقے سے امیدوار، سماجی کارکن اور سیاسی رہنما محمد اخلاق ندوی نے بارہ بنکی میں مسجد کے امام مولانا حافظ افضال پر مبینہ حملے کے معاملے میں پولیس انتظامیہ سے سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق، ٹھاکر بابو ناتھی فیض کی جانب سے مولانا حافظ مولانا افضال پر مبینہ طور پر لاٹھی ڈنڈوں سے حملہ کیا گیا اور انہیں جان سے مارنے کی کوشش کی گئی۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی محمد اخلاق ندوی کوتوالی پہنچے اور پولیس حکام سے ملاقات کرکے متاثرہ امام کی ایف آئی آر فوری طور پر درج کرنے اور نامزد ملزمین کے خلاف سخت قانونی کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا۔ اخلاق ندوی نے الزام عائد کیا کہ معاملے میں پولیس کی جانب سے متاثرہ فریق پر سمجھوتے کے لیے دباؤ بنایا جا رہا تھا، جو نہایت افسوس ناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی متاثرہ شخص کو انصاف دلانا پولیس کی بنیادی ذمہ داری ہے اور ایسے حساس معاملے میں کسی بھی طرح کا دباؤ یا سمجھوتے کی کوشش قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مولانا حافظ افضال کو فوری انصاف فراہم کیا جائے، ان کی جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے اور واقعے میں ملوث تمام قصورواروں کے خلاف بلا تاخیر سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ اخلاق ندوی نے واضح کیا کہ کسی بھی مذہبی پیشوا یا عام شہری کے ساتھ ناانصافی برداشت نہیں کی جائے گی اور متاثرہ خاندان کو انصاف دلانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

میانمار: روہنگیا نسل کشی فیصلہ، انصاف کا نفاذ ایک آزمائش



عالمی عدالت انصاف نے اپنے ایک تاریخی فیصلے میں میانمار کو روہنگیا نسل کشی کا ذمہ دار قرار دیتے ہوئے معاوضے اور واپسی کا حکم دیا ہے، تاہم حقیقی انصاف کے لیے عالمی تعاون ضروری ہے

مدیحہ فصیح

بین الاقوامی عدالت انصاف نے اپنے قیام کے بعد پہلی بار میانمار کو روہنگیا مسلمانوں کے خلاف نسل کشی کا مرتکب قرار دیا ہے، جس کے تحت عدالت نے روہنگیا کی باوقار واپسی اور معاوضے کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ اس تاریخی فیصلے کے باوجود عدالت کے پاس فیصلے کو نافذ کرنے کی کوئی عملی طاقت نہیں ہے، اس لیے سلامتی کونسل میں روس اور چین کی وجہ سے کاوسک کا خدشہ موجود ہے۔ روہنگیا پناہ گزینوں کو اس وقت شدید انسانی بحران اور فنڈز کی کمی کا سامنا ہے، جس کی وجہ سے وہ کیمپوں میں انتہائی کسمپرسی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ اس عدالتی فیصلے کو حقیقی کامیابی میں بدلنے کے لیے بین الاقوامی برادری، خطے کے دیگر ممالک اور عطیہ دہندگان کو سیاسی اور مالی دباؤ ڈالنا ہوگا۔ اس تمام صورتحال میں اصل چیلنج یہ ہے کہ میانمار میں زمینی حقائق کو تبدیل کرتے ہوئے روہنگیا عوام کو ان کے بنیادی حقوق، شہریت اور جائیدادیں واپس دلائی جائیں۔

روہنگیا نسل کشی پر تاریخی فیصلہ

کیا کسی عالمی عدالت کا فیصلہ لاکھوں بے وطن پناہ گزینوں کی دردناک اور تلخ حقیقت کو راتوں رات بدل سکتا ہے؟ یہ وہ بنیادی سوال ہے جو 19 نومبر 2026 کو عالمی سطح پر گونج اٹھا، جب بین الاقوامی عدالت انصاف (آئی سی جے) نے بین الاقوامی قانون اور انسانی حقوق کی تاریخ میں ایک نیا اور بے مثال باب رقم کیا۔ بین الاقوامی عدالت انصاف نے اپنے 80 سالہ قیام میں پہلی بار ایک ایسا تاریخی فیصلہ سنایا جس کی ماضی میں کوئی نظیر نہیں ملتی؛ عدالت نے کسی انفرادی فوجی افسر یا جنگی مجرم کے بجائے ایک پوری ریاست (میانمار) کو نسل کشی کا براہ راست قانونی ذمہ دار ٹھہرایا۔ تاہم، وہی جنگ کی عدالت میں طے ہونے والی اس عظیم الشان قانونی فتح اور بگلہ دیش کے کاکس بازار میں موجود روہنگیا پناہ گزینوں کی سسکتی ہوئی زندگیوں کے درمیان ایک گہری اور خطرناک خلیج اب بھی حائل ہے، جسے عبور کیے بغیر حقیقی انصاف کا حصول ناممکن ہے۔

بین الاقوامی عدالت انصاف نے چھ کے مقابلے میں نو (9-6) ووٹوں کی واضح اکثریت سے یہ تاریخی فیصلہ سنایا کہ میانمار کی ریاست تقسیم میانمار کی جانب سے فیصلے کی قانونی حیثیت پر شکوک پیدا کرنے کے لیے استعمال کی جائے گی، لیکن یہ فیصلہ حتمی، قطعی اور قانونی طور پر پابند ہے۔

جائیداد کی بحالی اور معاوضے کا حکم

عدالت نے نہ صرف میانمار کو جرم کا ذمہ دار ٹھہرایا بلکہ پانچ کے مقابلے میں دس (10-5) ووٹوں کی اکثریت سے میانمار کو جامع قانونی تاوان اور معاوضہ ادا کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔ ان احکامات میں روہنگیا کی تحفظ، رضاکارانہ اور باوقار واپسی، اہم مطالبہ پر مجرموں کی فہرست میں شامل کرایا گیا ہے۔ یہاں تک سب ٹھیک تھا۔ حکومت ہند کے لیے موقع تھا کہ وہ امریکی انتظامیہ کے ساتھ بات چیت کرکے اسے ہندوستان لا کر مقدمہ کرنے کی کوشش کرتی لیکن بظاہر ایسا لگتا ہے کہ اس نے سیدھی انگلی سے گھی نکالنے کے بجائے انگلی ہی ٹیڑھی کر دی اور بھول گئی کہ اپنے ملک میں کسی کا انکاؤنٹر کر دینا یا کروانا جس قدر سہل ہے بیرون ملک یہ اتنا آسان نہیں ہے۔ یہ راز اس وقت کھلا جب امریکہ کے تفتیش کاروں نے چنوت سنگھ بنوں کے قتل کی سازش کے محاملے میں جون 2023 کے اندر کھل گپتا نام کے ایک ہندوستانی باشندے کو چیک کی راجدھانی پراگ سے گرفتار کرلیا۔ آگے چل کر ایف بی آئی کے زبردست طویل تفتیش کے بعد عدالت میں جو فرد جرم داخل ہوئی اس میں کہا گیا تھا کہ ہندوستانی خفیہ ایجنسی را کے ایک ایجنٹ وکاس یادو نے بنوں کو قتل کرنے کے لیے کھل گپتا کو مستعمل کیا تھا۔ اس کام کے لیے اس نے کرلیس اس اسے پوری بات چیت اور لین دین کی گفتاری کا موقع قبل گیا۔ امریکہ کی ڈرگ انفورسمنٹ ایجنسی ڈی ای اے نے بنوں کو قتل کرنے کی سازش کے معاملے میں وکاس یادو اور کھل گپتا کے درمیان براہ راست رابطے کا الزام لگایا۔ امسال فروری (2026) میں کھل گپتا نے قصہ کو ختم کرنے کی خاطر خود کو بنوں کے ذریعہ ڈی اے ای کی سازش کرنے اور بنوں کو قتل کرنے کی سازش کرنے کے الزام میں گرفتار کرا دیا۔ اس کے بعد امریکہ کی تفتیش کی تکمیل کے بعد حکومت ہند کے ساتھ شوہاد کا اشتراک کیا۔ اس کے باوجود موجودہ سرکار نے اپنے ہمکاروں کو قتل کی اس مہیدہ سازش سے تعلق کا انکار کر دیا۔ کھل گپتا کے خلاف نیویارک میں جاری مقدمہ کی فیصلہ 20 نومبر کو سنایا گیا۔

اس فیصلے سے قبل امریکی عدالت نے مقدمے میں متاثرہ اور گواہ چنوت سنگھ کو عدالت میں اپنا مکمل بیان دینے کی اجازت دی۔ عدالت کا فیصلہ آتے وقت کچھ آڈیو اور ویڈیو بھی چلائی گئیں جنہیں 200 سے زیادہ لوگوں نے عدالت کے بڑے ہال میں دیکھا۔ اپنی سزا سنانے سے پہلے، گپتا نے عدالت میں ایک نہایت ہمدردانہ خط پیش کیا۔ اس خط میں وقت واپس جا کر 2023 کے ظلمتوں کو درست کرنے کا عندیہ ہے۔ اس نے اپنے خاندان اور اپنے آس پاس کے لوگوں کو تکلیف پہنچانے پر بھی افسوس کا اظہار کیا۔ گپتا نے لکھا کہ وہ کسی کے بارے میں نہ جانے پر تبصرہ نہیں کرسکتا۔ اگر کوئی مرجحانا یا ذہنی طور پر بیمار تھا تو اس کی زندگی کا سب سے بڑا افسوسناک سانحہ ہوتا۔ اس کے برخلاف سماعت کے دوران گرد و پیش تھے بنوں نے بھی عدالت میں بات کی۔ انہوں نے کہا کہ جب سے ان کی جان کو خطرہ سامنے آیا ہے، وہ اپنی باقاعدہ قانونی مشق کو انجام دینے سے قاصر ہیں۔ بنوں ایک امریکی اور کینیڈین شہری ہیں۔ ان کا تعلق خالصتان کی حامی تنظیم سے ہے جسے ہندوستان میں دہشت گرد قرار دیا گیا ہے۔ امریکی استغاثہ نے الزام لگایا کہ ہندوستانی حکومت سے جڑے افراد اس سازش میں ملوث تھے۔

مودی سرکار پر آفات و مصیبت کا سلسلہ اندرون ملک کے علاوہ بیرون ملک سے بھی جاری وساری ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے یار غار صدر ڈونلڈ ٹرمپ جب سے امریکہ میں برسر اقتدار ہوئے ہیں آئے دن کوئی نہ کوئی نیا فتنہ ساتھ سمندر پار کر کے سرزمین ہند پر آدھمکتا ہے۔ اب امریکہ کی ڈرگ انفورسمنٹ ایجنسی ڈی ای اے نے کھل گپتا کے ساتھ مل کر ایک ایسے شخص کو گرفتار کیا ہے جس کا تعلق براہ راست وزیر اعظم نریندر مودی کے قریبی حلقوں سے بتایا جاتا ہے۔ یہ وہ بنیادی سوال ہے جو 19 نومبر 2026 کو عالمی سطح پر گونج اٹھا، جب بین الاقوامی عدالت انصاف (آئی سی جے) نے بین الاقوامی قانون اور انسانی حقوق کی تاریخ میں ایک نیا اور بے مثال باب رقم کیا۔ بین الاقوامی عدالت انصاف نے اپنے 80 سالہ قیام میں پہلی بار ایک ایسا تاریخی فیصلہ سنایا جس کی ماضی میں کوئی نظیر نہیں ملتی؛ عدالت نے کسی انفرادی فوجی افسر یا جنگی مجرم کے بجائے ایک پوری ریاست (میانمار) کو نسل کشی کا براہ راست قانونی ذمہ دار ٹھہرایا۔ تاہم، وہی جنگ کی عدالت میں طے ہونے والی اس عظیم الشان قانونی فتح اور بگلہ دیش کے کاکس بازار میں موجود روہنگیا پناہ گزینوں کی سسکتی ہوئی زندگیوں کے درمیان ایک گہری اور خطرناک خلیج اب بھی حائل ہے، جسے عبور کیے بغیر حقیقی انصاف کا حصول ناممکن ہے۔

بین الاقوامی عدالت انصاف نے چھ کے مقابلے میں نو (9-6) ووٹوں کی واضح اکثریت سے یہ تاریخی فیصلہ سنایا کہ میانمار کی ریاست تقسیم میانمار کی جانب سے فیصلے کی قانونی حیثیت پر شکوک پیدا کرنے کے لیے استعمال کی جائے گی، لیکن یہ فیصلہ حتمی، قطعی اور قانونی طور پر پابند ہے۔

جائیداد کی بحالی اور معاوضے کا حکم

عدالت نے نہ صرف میانمار کو جرم کا ذمہ دار ٹھہرایا بلکہ پانچ کے مقابلے میں دس (10-5) ووٹوں کی اکثریت سے میانمار کو جامع قانونی تاوان اور معاوضہ ادا کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔ ان احکامات میں روہنگیا کی تحفظ، رضاکارانہ اور باوقار واپسی، اہم مطالبہ پر مجرموں کی فہرست میں شامل کرایا گیا ہے۔ یہاں تک سب ٹھیک تھا۔ حکومت ہند کے لیے موقع تھا کہ وہ امریکی انتظامیہ کے ساتھ بات چیت کرکے اسے ہندوستان لا کر مقدمہ کرنے کی کوشش کرتی لیکن بظاہر ایسا لگتا ہے کہ اس نے سیدھی انگلی سے گھی نکالنے کے بجائے انگلی ہی ٹیڑھی کر دی اور بھول گئی کہ اپنے ملک میں کسی کا انکاؤنٹر کر دینا یا کروانا جس قدر سہل ہے بیرون ملک یہ اتنا آسان نہیں ہے۔ یہ راز اس وقت کھلا جب امریکہ کے تفتیش کاروں نے چنوت سنگھ بنوں کے قتل کی سازش کے محاملے میں جون 2023 کے اندر کھل گپتا نام کے ایک ہندوستانی باشندے کو چیک کی راجدھانی پراگ سے گرفتار کرلیا۔ آگے چل کر ایف بی آئی کے زبردست طویل تفتیش کے بعد عدالت میں جو فرد جرم داخل ہوئی اس میں کہا گیا تھا کہ ہندوستانی خفیہ ایجنسی را کے ایک ایجنٹ وکاس یادو نے بنوں کو قتل کرنے کے لیے کھل گپتا کو مستعمل کیا تھا۔ اس کام کے لیے اس نے

اس فیصلے کے بعد ہندوستان کی وزارت خارجہ نے ایک مختصر سا بیان جاری کیا، جس میں کہا گیا کہ ہندوستان ہمیشہ سے ہی انصاف اور قانون کی حکمرانی کا حامی رہا ہے اور وہ اس فیصلے کا جائزہ لے رہا ہے۔ یہ بیان اس لحاظ سے بہت محتاط تھا کہ اس میں نہ تو فیصلے کی حمایت کی گئی اور نہ ہی اس کی مخالفت، جو کہ ایک سفارتی توازن کی عکاسی کرتا ہے۔ تاہم، اس فیصلے کے بعد ہندوستان پر اخلاقی ذمہ داری بڑھ گئی ہے کہ وہ اپنے ہمسایہ ملک میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے خلاف آواز بلند کرے۔ ہندوستان کی خارجہ پالیسی ہمیشہ سے ہی اس بات پر زور دیتی رہی ہے کہ ہر ملک کو اپنے اندرونی معاملات میں خود مختار ہونا چاہیے، لیکن جب کسی ملک میں انسانیت کے خلاف جرائم کا ارتکاب ہو رہا ہو تو عالمی برادری کو خاموش تماشائی نہیں بننا چاہیے۔ ہندوستان کو اب اس فیصلے کی روشنی میں اپنی خارجہ پالیسی کا از سر نو جائزہ لینا ہوگا۔

عالمی عدالت انصاف کا فیصلہ اور ہندوستان کی ذمہ داری

عالمی برادری کے مختلف اداروں کی طرف سے اس فیصلے کی تعریف کرنے کے بجائے اب عملی طور پر مالی مدد فراہم کرنا ہوگی۔ اسلامی تعاون کی تنظیم (او آئی سی) اور یورپی عطیہ دہندگان کی یہ خاص اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ دوٹوک گاپ کو پورا کریں۔ ساتھ ہی مغربی ممالک اور اداروں کو کوڑی طور پر امدادی کٹوتیوں کو بحال کرنا چاہیے، جبکہ عالمی قرض دہندگان کو بنگلہ دیش میزبان کیمپوں کی معاشی مدد کرنی چاہیے۔ فنڈز کی یہ کمی کیمپوں کو انسانی اسمگلنگ، اغتصال اور علیحدگی پسند تنظیموں کی طرف خطرناک سمندری سفر کی طرف دھکیل رہی ہے۔

فیصلے کے نفاذ میں رکاوٹیں

آئی سی جے کے پاس اپنے فیصلوں پر عمل درآمد کرانے کے لیے کوئی اپنی پولیس یا فوج نہیں ہے۔ اقوام متحدہ یا رکن ممالک اس فیصلے پر عمل کرنے سے انکار کرتا ہے تو معاملہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے پاس جاسکتا ہے۔ لیکن وہاں چین یا روس اپنے ویٹو پاور کا استعمال کر کے کسی بھی عملی کارروائی یا پابندی کو روک سکتے ہیں۔ لہٰذا، سلامتی کونسل کے باہر ہوئے دیہات کی خود مختار تعبیر تو کر سکتا ہے، جیسے کہ میانمار کی فوجی قیادت اور کاروباری مفادات پر نارگٹڈ معاشی و سیاسی پابندیاں۔ "آسیان" بلاک کے ذریعے سفارتی بائیکاٹ اور دباؤ۔ بین الاقوامی فوجداری عدالت کی جاری تحقیقات۔ اس کے ساتھ ساتھ زمین پر مزاحمت کا توازن بھی ڈرامائی طور پر بدل چکا ہے۔ 2017 میں میانمار کی فوج کا راکھین پر مکمل قبضہ تھا، لیکن آج اراکان آرمی (اے اے) اس ریاست کے بیشتر حصے کو کنٹرول کرتی ہے۔ اقوام متحدہ کے تحقیقاتی کاروں نے اراکان آرمی کے کئے حصے بھی روہنگیا کے خلاف جبری بھرتی، نقل و حرکت پر پابندیوں، من مانی قتل اور دیگر مظالم کی وہ دستاویز تیار کی ہیں۔ لہٰذا، بنگلہ دیش کو چاہیے کہ وہ اپنی سرحد پار تجارت، انسانی امداد کی رسائی اور اراکان آرمی کے ساتھ سیاسی تعلقات کو قابل پیمائش روہنگیا معیارات سے مشروط کرے: جن میں نقل و حرکت کی آزادی، جائیدادوں کی بحالی، جبری بھرتی کا خاتمہ، بین الاقوامی نگرانی اور شہریت کی طرف پیش رفت شامل ہو۔

استغاثہ مفادات اور انسانی حقوق

طویل عرصے سے، بین الاقوامی اور علاقائی طاقتوں نے راکھین میں بندرگاہوں، توانائی کی پائپ لائنوں اور اسٹریٹجک تجارتی راہداریوں جیسے تجارتی مفادات کو استغاثہ سنگ ترجیح کا درجہ دیا، جبکہ روہنگیا کے وجود کو محض ایک سیکیورٹی انسانی ہمدردی کی قابل تنگ حد تک دیکھا۔ ہر طاقتور ملک میانمار سے کوئی نہ کوئی معاشی یا جیو پولیٹیکل مفاد وابستہ کیے ہوئے ہے۔ تاہم، آئی سی جے کے اس تاریخی فیصلے نے دنیا پر یہ واضح کر دیا ہے کہ اب روہنگیا مظالم کو کسی بھی کارروائی یا علاقائی معاشی یا سیاسی معاہدے سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ روہنگیا کا قانونی حقوق کو میانمار کے ساتھ ہونے والے ہر استغاثہ سنگ معاہدے کا لازمی حصہ ہونا چاہیے۔ بین الاقوامی عدالت انصاف نے سچ کو بیان کر دیا ہے۔ اب عالمی برادری کے لیے اصل امتحان یہ ہے کہ وہ روہنگیا کیمپوں کے مکمل تباہ ہونے سے پہلے ان قانونی انصاف کو ان مظلوموں تک پہنچائے۔ ☆☆

مودی جی کو گھیرنے اپوزیشن کو کیا کرنا ہوگا؟

محمد ریاض احمد

وزیر اعظم نریندر مودی اور امیت شاہ کی جوڑی کی اوقات کافی پریشان دکھائی دیتی ہے۔ ایک طرف GEN-Z نے انہیں پریشان کر رکھا ہے تو دوسری طرف راہول گاندھی ایسا لگتا ہے کہ مودی جی پر نفسیاتی دباؤ بنائے رکھنے میں کامیاب ہو گئے۔ مودی جی نے 2014 میں اپنی کامیابی اور پہلی میعاد کے دوران یہ سوچ لیا تھا کہ ان کا شومن میان شو ہوگا، بحیثیت وزیر اعظم پہلی اور دوسری میعاد میں دو دن میان شو کار جہان قرار دے کے میں وہ کامیاب ہو گئے لیکن ان کی تیسری میعاد ایسا لگتا ہے کہ اپنے ساتھ کئی ایک پریشانیاں کی چالیس بھی لائی ویسے بھی مودی جی گجرات میں مسلمانوں کی نسل کشی کے معاملہ میں دنیا بھر میں کافی بدنام ہو چکے تھے لیکن انہیں کسی نہ کسی طرح خود قانون کی پکڑ سے بچا لیا اس معاملہ میں کانگریس میں عزم و حوصلہ کی کمی کو ذمہ دار قرار دیا جاسکتا ہے، کانگریس سخت کارروائی کرتی تو حالات کچھ اور ہوتے۔ (گجرات فسادات 2002 میں برپا کئے گئے تھے اور 2004 سے لے کر 2014 تک مرکز میں اور ملک کی کئی ریاستوں میں کانگریس اور اس کے اتحادیوں کی حکومتیں تھی، مثال کے طور پر 2004 میں تقریباً 11 ریاستوں میں یو پی اے کا اقتدار تھا جبکہ 2014 کے لوک سبھا انتخابات کے دوران 13 ریاستوں میں یو پی اے اقتدار پر فائز تھی جن میں 9 ریاستوں میں صرف کانگریس کی حکومتیں تھی جن میں کرناٹک، ہریانہ، جھاڑ کھنڈ، آسام، اروناچل پردیش، منی پور، میگھالیہ، تری پورا اور میزورم شامل ہیں) بہرحال ہم بات کر رہے تھے مودی جی کی پریشانی کی، 2024 کے عام انتخابات کی مہم میں مودی جی اور بی جے پی لیڈران بڑے غرور و تکبر سے یہ کہتے تھے کہ اب کی بار 400 پار لیکن عوام نے مودی اینڈ کمپنی کے غرور و تکبر کو خاک میں ملا دیا بلکہ اسے اپنے پیروں تلے روند کر رکھ دیا۔ اس طرح بی جے پی 400 پار کی بجائے 240 کے ہندسہ پر آکر رہ گئی۔ پھر اسے چندرا بابو نائیڈو کی حکمرانی اور نیتیش کمار کی بے ڈی یو کی بیساکھیوں کی سہارا لینا پڑا کیونکہ وہ جادوئی عدد 272 سے بہت پیچھے رہ گئی۔ یہاں تک کہ مودی جی کو اپنے پارلیمانی حلقہ وارانسی میں بڑی مشکل سے کامیابی حاصل ہوئی کئی کانگریسی قائدین نے یہ الزام عائد کیا کہ مودی جی بھی دھاندلیوں کی بدولت ہی کامیاب ہوئے۔ دھاندلیوں کے نتیجہ میں ان کا ناکامی کامیابی میں بدلا گیا۔ کانگریس کے اس الزام کی بی جے پی قائدین تردید کرتے رہے۔ جہاں تک مودی جی کی موجودہ پریشانی کا سوال ہے لوک سبھا میں قائد اپوزیشن راہول گاندھی سے لے کر پارٹی کا ہر چھوٹا بڑا لیڈر مودی جی کا برسر عام مذاق اڑا رہے ہیں۔ کانگریس قائدین نے اب مودی جی کو طنز و تضحیص کا شکار بناتے ہوئے ان کے بارے میں کچھ اس طرح ریمارکس کیا "56 کا سینہ اور حال بھگی بلی جیسا" کانگریس نے انہیں ٹیلی پرامپٹر کا عادی وزیر اعظم بھی کہا۔ بعض مرتبہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کانگریس اور دوسرے اپوزیشن قائدین مودی جی پر تنقید کے محاذ میں تمام اخلاقی حدود عبور کر جارہے ہیں، مثال کے طور پر اعاطہ پارلیمنٹ میں اپوزیشن ارکان پارلیمان اپنے ہاتھوں میں چھوٹا سا طبلہ لئے بجاتے رہے کہ "56 کا چھوٹا بندر" جیسا فقرہ بلند کررہے تھے۔ دراصل ان کا اشارہ ہمارے عزت مآب وزیر اعظم نریندر مودی کی طرف تھا۔ سارا ہندوستان یہ سمجھ گیا کہ وہ چھوٹا بندر کون ہے۔ ایک بات ضرور ہے کہ اپوزیشن قائدین کو مودی جی پر اس قسم کے طنز و طعنوں کے تیر برساتے ہوئے مودی جی کا نہیں تو کم از کم ان کے عہدہ یعنی عہدہ وزارت عظمیٰ کا وقار ملحوظ رکھنا چاہئے۔ فی الوقت اس حقیقت سے نہ ہی بی جے پی اور اس کی سرپرست تنظیم آر ایس ایس کے ساتھ ساتھ کچھ پرجوار کے قائدین انکار نہیں کرسکتے کہ اپنی تیسری میعاد میں مودی جی کی نہ صرف مقبولیت میں کمی آئی ہے بلکہ وہ اور ان کی حکومت کافی بدنام بھی ہوئے۔ GEN-Z نے تو انہیں کئی برے القابات عطا کئے ہیں یہاں تک کہ دھرو راٹھی، نیمابدرا، کاروج جیسا پارٹی کے معمولی ترش کو معاف نہیں کرتی اپنے صنعت کاروں کے قرض معاف کرنے میں کوئی تاخیر نہیں کرتی جس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ مالی سال 2014-15 سے لے کر مالی سال 2024-25 کے دوران مودی حکومت نے بڑے صنعتی اداروں اور خدمات سے متعلق شعبہ کے تقریباً پانچ لاکھ کروڑ روپے قرض معاف کئے۔ بہرحال مودی کا منظم اڈانے اور ان پر الزامات کی بوچھاڑ کے باعث ان الزامات کو عوام کے سامنے بہتر انداز میں پیش کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ تب کہیں عوام مودی اینڈ کمپنی کو گھر کا راستہ دکھانے کی ٹھان لیں گے اور مودی کا پکنچ ختم ہوگا۔ ☆☆

نکھل گپتا کو امریکہ میں سزا، ملک کی صاف شفاف شبیہ پر کلنک

ڈاکٹر سلیم خان



سرزمین امریکہ پر فراڈ یا ورزی وغیرہ کے الزام میں کئی لوگوں کو سزا ہو چکی ہے لیکن وہ ان انفرادی جرم تھا۔ اس کا حکومت سے کوئی تعلقات نہیں جوڑا جاسکتا لیکن مودی کا زمانہ اس بات کے لیے بدنام ہے جانے کا کہ اس دور میں ایک خلاف قانون شدت پسند کو اجرتی طور پر قتل کرنے اور منی لانڈرنگ کی سزا میں کھل گپتا کو سنائی گئی اس کا تعلق سرکار سے ہوتا ہے۔ امریکی عدالت نے ہندوستانی شہری کھل گپتا کو خالصتانی دہشت گرد گرو پتونت سنگھ ہوتے کی سازش رچنے کے الزام میں 19 سال اور سات ماہ قید کی سزا سنادی اور مودی جی دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔ وہ اپنے دوست ٹرمپ سے اتنا بھی نہیں کہہ سکے کہ اسے واپس بھیج دیا جائے ہم مقدمہ چلا کر سزا دے دیں گے۔ اصل میں ہوا یہ کہ 55 سالہ کھل گپتا نے اس سال کے شروع میں گرو پتونت ہنوں کے حوالے سے معاہدہ قتل قتل کی سازش، اور منی لانڈرنگ کی سازش کا اعتراف کرلیا۔ امریکی تحقیقات کے مطابق 2023 میں کھل گپتا نے ہنوں کے قتل کی منصوبہ بندی میں ملوث متعدد افراد سے رابطہ کیا۔ ان ہنوں کے قتل کی سازش کے سلسلے میں ایک شخص سے رابطہ کرنے کو کہا جو قتل کے لیے شوٹر کا بندوبست کرسکے۔ گپتا نے جس شخص سے رابطہ کیا وہ کوئی عام نہیں تھا بلکہ امریکی ڈرگ انفورسمنٹ ایڈمنسٹریشن (ڈی ای اے) کا ایک خفیہ ایجنٹ نکل گیا۔

وزارت داخلہ سمیت قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال تک کو پھنسانے والی اس دردناک داستان کا آغاز دراصل اس وقت ہوا جب مودی جی دوسری بار صدارتی انتخاب جیت کر 2019 میں سنگھ فار جسٹس نام کی سکھ علیحدگی پسند تنظیم کو دہشت گردوں کے زمرے میں شامل کردیا تھا گرو پتونت سنگھ چونکہ امریکہ میں حکومت ہند کے خلاف ایک علیحدہ سکھ ریاست کے قیام کی تحریک میں بہت پیش پیش تھا اس لیے اسے ماتا کہ یہ تنظیم کچھ نہیں کرسکتا اور نہ ہی جلے ہوئے دیہات کی خود مختار تعبیر تو کرسکتا ہے۔ اس وقت کاکس بازار کے کیمپوں میں انسانی صورتحال انتہائی ابتر ہے۔ تقریباً 95 لاکھ روہنگیا پناہ گزین شدید عدم تحفظ کا شکار ہیں اور مکمل طور پر غیر ملکی امداد پر انحصار کر رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے 2026 کے منصوبے کو 71 کروڑ ڈالر کی اشد ضرورت ہے۔ اپریل میں، ورلڈ فوڈ پروگرام نے فنڈز کی کمی کی وجہ سے دو ہفتوں پناہ گزینوں کی امداد ی راشن میں کٹوتی کی، جس کے نتیجے میں 17 لاکھ افراد فی ہفتہ آبادی فی خاندانوں کو دوبارہ ملاپ، اور جائیداد کے دعووں کو دستاویزی شکل دیتے ہوئے غصب شدہ زمینوں کی بحالی شامل ہے۔ عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ جن صورتوں میں اصل جائیداد پر واپسی ناممکن ہو، وہاں ریاست مالی معاوضادا کرنے کی قانونی طور پر پابند ہے۔ یہاں قانونی تاوان اور محض انسانی بنیادوں پر دی جانے والی امداد کے درمیان فرق کو سمجھنا انتہائی ضروری ہے؛ امداد کہتی ہے: آپ تکلیف میں ہیں، اس لیے ہم آپ کو زندہ رہنے میں مدد کریں گے۔ معاوضہ کہتا ہے: آپ کے ساتھ ظلم ہوا ہے، اور کوئی حکومت یا تنظیم اس کی اصلاح کرنے کا پابند ہے۔ کروڑوں روہنگیا شہریوں کا قتل، بڑے پیمانے پر جنسی تشدد، بچوں پر مظالم اور بھاگنے والے مظلوموں پر حملوں کا باریک بینی سے جائزہ لے کر یہ نتیجہ اخذ کیا کہ شمالی رخائن میں روہنگیا آبادی کو تباہ کرنا ہی میانمار کے ان اقدامات کا "واحد معقول اندازہ تھا۔ یہ فیصلہ گزشتہ ایک دہائی سے جاری اس سرکاری بیانیے کو چیلنج کرتا ہے، جسے کہ یہ نسل کشی ایک داخلی خانہ جنگی تھی یا چند سرکش فوجیوں کی انفرادی زیادتی۔ عدالت نے واضح کر دیا کہ یہ ریاست میانمار تھی جس نے بطور ادارہ اس نسل کشی کی منصوبہ بندی اور نفاذ کیا۔ اگرچہ 9-6 کی یہ تقسیم میانمار کی جانب سے فیصلے کی قانونی حیثیت پر شکوک پیدا کرنے کے لیے استعمال کی جائے گی، لیکن یہ فیصلہ حتمی، قطعی اور قانونی طور پر پابند ہے۔

جائیداد کی بحالی اور معاوضے کا حکم

عدالت نے نہ صرف میانمار کو جرم کا ذمہ دار ٹھہرایا بلکہ پانچ کے مقابلے میں دس (10-5) ووٹوں کی اکثریت سے میانمار کو جامع قانونی تاوان اور معاوضہ ادا کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔ ان احکامات میں روہنگیا کی تحفظ، رضاکارانہ اور باوقار واپسی، اہم مطالبہ پر مجرموں کی فہرست میں شامل کرایا گیا ہے۔ یہاں تک سب ٹھیک تھا۔ حکومت ہند کے لیے موقع تھا کہ وہ امریکی انتظامیہ کے ساتھ بات چیت کرکے اسے ہندوستان لا کر مقدمہ کرنے کی کوشش کرتی لیکن بظاہر ایسا لگتا ہے کہ اس نے سیدھی انگلی سے گھی نکالنے کے بجائے انگلی ہی ٹیڑھی کر دی اور بھول گئی کہ اپنے ملک میں کسی کا انکاؤنٹر کر دینا یا کروانا جس قدر سہل ہے بیرون ملک یہ اتنا آسان نہیں ہے۔ یہ راز اس وقت کھلا جب امریکہ کے تفتیش کاروں نے چنوت سنگھ بنوں کے قتل کی سازش کے محاملے میں جون 2023 کے اندر کھل گپتا نام کے ایک ہندوستانی باشندے کو چیک کی راجدھانی پراگ سے گرفتار کرلیا۔ آگے چل کر ایف بی آئی کے زبردست طویل تفتیش کے بعد عدالت میں جو فرد جرم داخل ہوئی اس میں کہا گیا تھا کہ ہندوستانی خفیہ ایجنسی را کے ایک ایجنٹ وکاس یادو نے بنوں کو قتل کرنے کے لیے کھل گپتا کو مستعمل کیا تھا۔ اس کام کے لیے اس نے

**آر ایس ایس کی تاریخ میں غالباً پہلی بار سر سنگھ چالک موہن بھاگوت نے صد سالہ تقریب کے بہانے امریکہ کا سفر کیا لیکن وہ کیا لیکن وہ کوئی خاص کامیابی نہیں حاصل کرسکے۔ انہوں نے نہ تو انگریزی صحافیوں یا گورے دانشوروں سے ملاقات کرکے ان کے سامنے اپنا مؤقف پیش کیا اور نہ ہی ملاقات کرنے والوں کو اپنا ہمنوا بنانے میں کامیاب ہوئے۔ اس کے برخلاف وہ ایک ہی جگہ پر ہندو سماج کے ٹھیکیدار کی حیثیت سے ہندو کانگریس کے ایک اجلاس سے خطاب کرکے واپس آگئے۔ اس کے برعکس راہل گاندھی نے ٹیکساس، ایریزونا اور کیلیفورنیا کی یونیورسٹیوں میں جاکر طلبا سے ملاقات کی اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اس طرح انہوں نے امریکہ کے اندر اپنا ایک مثبت تاثر قائم کیا۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ ٹرمپ کے حامی ایلون مسک نے بھی راہل گاندھی کی تعریف کی۔ اس کے برعکس موہن بھاگوت نے امریکہ میں ہندو سماج کے بارے میں جو کچھ کہا اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہندو سماج کے اندر ذات پات کی بنیاد پر جو تفریق ہے اس کو ختم کرنے کی کوشش موہن بھاگوت نے نہیں کی۔ اس کے برعکس وہ اس کو مضبوط کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ اس لیے امریکہ میں ان کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اس کے برعکس راہل گاندھی نے ذات پات کی تفریق کو ختم کرنے کی بات کی۔ اس لیے امریکہ میں ان کی باتوں کا اثر ہوا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ایلون مسک نے راہل گاندھی کی تعریف کی۔ اس کے برعکس موہن بھاگوت کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ایلون مسک نے موہن بھاگوت کی تعریف نہیں کی۔ اس کے برعکس ٹرمپ نے ان کو ایک عام ہندو کی طرح ٹریٹ کیا۔ ان کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی۔ اس کے برعکس ٹرمپ نے نریندر مودی کو بہت اہمیت دی۔ ان کو اپنا دوست بتایا۔ ان کی تعریف کی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ موہن بھاگوت کی باتوں کا امریکہ میں کوئی اثر نہیں ہوا۔ اس کے برعکس راہل گاندھی کی باتوں کا اثر ہوا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ایلون مسک نے راہل گاندھی کی تعریف کی۔ اس کے برعکس موہن بھاگوت کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ایلون مسک نے موہن بھاگوت کی تعریف نہیں کی۔ اس کے برعکس ٹرمپ نے ان کو ایک عام ہندو کی طرح ٹریٹ کیا۔ ان کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی۔ اس کے برعکس ٹرمپ نے نریندر مودی کو بہت اہمیت دی۔ ان کو اپنا دوست بتایا۔ ان کی تعریف کی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ موہن بھاگوت کی باتوں کا امریکہ میں کوئی اثر نہیں ہوا۔ اس کے برعکس راہل گاندھی کی باتوں کا اثر ہوا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ایلون مسک نے راہل گاندھی کی تعریف کی۔ اس کے برعکس موہن بھاگوت کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ایلون مسک نے موہن بھاگوت کی تعریف نہیں کی۔ اس کے برعکس ٹرمپ نے ان کو ایک عام ہندو کی طرح ٹریٹ کیا۔ ان کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی۔ اس کے برعکس ٹرمپ نے نریندر مودی کو بہت اہمیت دی۔ ان کو اپنا دوست بتایا۔ ان کی تعریف کی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ موہن بھ

تحقیقات کا دائرہ 8 ملازمین تک ہی کیوں محدود کر دیا گیا؟

رام مندر چندہ چوری معاملہ پر کانگریس کا سوال، سپریم کورٹ کی نگرانی میں جانچ کا مطالبہ

نئی دہلی (ایجنسی) رام مندر چندہ چوری معاملہ پر کانگریس نے ایک بار پھر مرکز کی مودی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری برائے رام رمیش نے ٹویٹ جاری کرتے ہوئے عقیدہ سے دھوکہ عنوان کے ساتھ ایک طویل سوشل میڈیا پوسٹ کی۔ وہ لکھتے ہیں کہ ’’رام مندر میں چڑھاوے کی رقم کی چوری کے معاملے میں 74 ہزار صفحات پر مشتمل چارج شیٹ داخل کی گئی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اس چارج شیٹ میں چوری کے واقعات کی مکمل تفصیلات موجود ہیں یا صرف 8 ملازمین کو ملزم بنا کر بڑے ناموں اور سنگین سوالات پر پردہ ڈال دیا گیا ہے؟ چارج شیٹ کے مطابق 4 جون 2026 کی رات چپت رائے کے وائس ایپ پر چوری کی ویڈیو پہنچی تھی۔ ویڈیو میں بلاجھجھ دس رکھے 2.25 کروڑ روپے کے نوٹوں کے بنڈل دکھائی دے رہے تھے۔ اس کے ساتھ پیغام بھی تھا کہ کئی دنوں سے چوری ہو رہی ہے۔‘‘

کانگریس لیڈر کے مطابق 5 جون کو چپت رائے کی رہائش گاہ پر راہل مشرا، گوپال جی اور نریندر جی نے لیپ ٹاپ پر چوری کی ویڈیو دیکھی تھی۔ یعنی ٹرسٹ کے اعلیٰ عہدیداروں کے سامنے چوری کے ثبوت آ چکے تھے۔ اس کے باوجود ایف آئی آر 25 جون کو درج کی گئی۔ ویڈیو ملنے کے بعد 21 دن تک کوئی کارروائی کیوں نہیں ہوئی؟ اس تاخیر کی ذمہ داری کس کی ہے؟ واقعات کی تاریخوں سے سوالات اور صورتحال بالکل واضح ہو جاتی ہے:

4 جون: چپت رائے کو چوری کی ویڈیو ملی۔

5 جون: ان کی رہائش گاہ پر چوری کی ویڈیو دیکھی گئی۔

13 جون: زیر سماعت حکومت نے ایس آئی ٹی تشکیل دی۔

16 سے 18 جون: 3 الگ الگ افراد نے پولیس میں شکایات درج کرائیں۔



23 جون: ایس آئی ٹی کی ابتدائی رپورٹ میں 8 ملازمین کے نام سامنے آئے۔

25 جون: 21 دن بعد ایف آئی آر درج ہوئی اور گرفتاریاں شروع ہوئیں۔

رام رمیش کا کہنا ہے کہ ان 21 دنوں کے دوران ملزم مبینہ فرار ہوئے اور نہ ہی غائب ہوئے۔ کیا انہیں یقین تھا کہ ان کا کچھ نہیں بگڑے گا؟ پھر ایف آئی آر درج کرنے میں اتنی تاخیر کیوں ہوئی؟

راجیہ سبھا رکن سے رام رمیش نے مزید لکھا کہ ’’چارج شیٹ کے مطابق بگڑے جانے کے بعد ملزموں نے چوری کی رقم اور زیورات چپت رائے، گووند جی اور ٹرسٹ کے ملازمین کی موجودگی میں حوالے کیے۔ اس کے باوجود چپت رائے، راہل مشرا اور گوپال راؤ کو ملزم نہیں بلکہ گواہ بنایا گیا۔ چارج شیٹ میں وہ بالترتیب گواہ نمبر 18، 17 اور 19 ہیں۔ سوال یہ نہیں ہے کہ کسے ملزم بنایا گیا اور کسے گواہ۔ سوال یہ ہے کہ جن اعلیٰ عہدیداروں تک چوری کے ثبوت پہنچے، جن کی موجودگی میں برآمدگی ہوئی، ان کے کردار کی جانچ کس حد تک ہوئی؟‘‘ ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ’’زمین کے سودوں کو لے کر الگ سے سوالات بھی نہ تھمنے والے ہیں۔ 2021 میں الزام عائد کیا گیا تھا کہ 2 کروڑ روپے میں خریدی گئی زمین محض 10 منٹ بعد ٹرسٹ کو 5.18 کروڑ روپے میں فروخت کر دی گئی۔ ٹرسٹ کی جانب سے یہ زمین چپت رائے نے خریدی تھی اور اہل مشرا کو اس سودے کا گواہ بنایا گیا تھا۔ گواہ سے ملزم بنانے تک کا سفر کیا ہے؟ کیا یہ زمین بھی چوری کے پیسے سے خریدی گئی تھی؟ کیا اس کی بھی تحقیقات ہوں گی؟‘‘

کانگریس لیڈر کے مطابق 21 جون کو پہلی بار ایف آئی آر میں 8 ملزمین کے نام شامل کیے گئے۔ اس کے باوجود چپت رائے، گووند جی اور ٹرسٹ کے ملازمین کی موجودگی میں ہی 2 کروڑ روپے کی نقد برآمدگی کیوں نہیں دکھائی گئی؟ کیا یہ رقم بھی چوری کے ثبوت کا حصہ نہیں تھی؟ کیا اس کی بھی تحقیقات ہوں گی؟ کانگریس لیڈر نے سوال اٹھایا کہ ’’جانچ کس سمت میں جا رہی ہے؟ کیا اس کا دائرہ جان بوجھ کر محدود کیا گیا ہے؟ کیا ان 8 ملازمین سے آگے بڑھ کر بھی کوئی سچائی ہے جسے چھپانے کی کوشش کی جا رہی ہے؟‘‘ رام رمیش کا کہنا ہے کہ ’’ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ اس معاملے کی جانچ سپریم کورٹ کی نگرانی میں ہونی چاہیے۔ ایک ایسی ایجنسی سے جو آزاد ہو، جو ٹرسٹ کے اندر کے دباؤ سے متاثر نہ ہو۔ ورنہ یہ معاملہ بھی دبا دیا جائے گا۔‘‘

سی آئی آئی نے قرض، کیپٹل مارکیٹ اور انشورنس کے شعبے میں اصلاحات کا مطالبہ کیا

نئی دہلی، (ایوان آئی) کنفیڈریشن آف انڈین انڈسٹری (سی آئی آئی) نے بینکنگ، غیر بینکنگ مالیات، کیپٹل مارکیٹ، انشورنس اور مالیاتی ٹیکنالوجی (فن ٹیک) کے شعبوں میں 15 ترجیحی اصلاحات کی تجویز پیش کی ہے۔ ان تجاویز میں بہتر طریقے سے چلائی جانے والی فیئر بینکنگ مالیاتی کمپنیوں (این بی ایف سی) کے لیے ایک مستقل اور قواعد پر مبنی لیکویڈیٹی ونڈو، ترجیحی شعبوں کو دیے جانے والے قرضوں کے ڈھانچے میں تبدیلی، کم رسکنگ والے کارپوریٹ بانڈز کے لیے سرمایہ کاروں کا دائرہ بڑھانا، قرض کی وصولی کے معاملے میں این بی ایف سی کو دیگر مالیاتی اداروں کے برابر حقوق دینا اور آفات سے متعلق مالی خطرات سے نمٹنے کے لیے ایک بیمٹیل کیٹا سٹروفی اینڈ کلامیٹی رسک پول کی تشکیل شامل ہے۔ سی آئی آئی نے یہ تجاویز ایسے وقت میں دی ہیں جب حکومت نے وست بھارت کے لیے بینکنگ پر ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ مرکزی بجٹ 2026-27 میں اعلان کردہ اس کمیٹی کو چھ ماہ کا وقت دیا گیا ہے۔ کمیٹی کے دائرہ کار میں بینکوں، ترقیاتی مالیاتی اداروں اور این بی ایف سی کی طویل مدتی سرمائے کی ضروریات کا اندازہ لگانا، ترجیحی شعبوں کے لیے قرض کے ڈھانچے کا جائزہ لینا، مصنوعی ذہانت (اے آئی) اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کو اپنانے کے لیے ایک روڈ میپ تیار کرنا، اور مالیاتی قواعد (پروڈینشل نارمز) پر نظر ثانی کرنا شامل ہے۔ سی آئی آئی نے اس عمل میں مدد کے لیے اپنی دو تفصیلی دستاویزات پیش کی ہیں۔ سی آئی آئی نے کہا کہ سی گو ویگر مالیاتی اداروں کے برابر حقوق دینا اور آفات سے موسمیاتی خطرات سے نمٹنے کے لیے ایک بیمٹیل کیٹا سٹروفی اینڈ کلامیٹی رسک پول کی تشکیل شامل ہے۔ سی آئی آئی نے یہ تجاویز ایسے وقت میں دی ہیں جب حکومت نے وست بھارت کے لیے بینکنگ تک کی کیوں محدود کر دیا گیا؟

کانگریس لیڈر نے اپنی پوسٹ میں مطالبہ کیا ہے کہ عوام کو پوری حقیقت بتائی جائے۔ ہی جے پی حکومت کو ان سوالات کے جواب دینے چاہئیں:

چوری کی ویڈیو 4 جون کو ملنے اور 5 جون کو دیکھے جانے کے باوجود 25 جون تک ایف آئی آر کیوں درج نہیں ہوئی؟

200 کروڑ روپے سے زائد کی ہیرا پھیری کے الزامات پر مبنی سنسنوٹ دوبے کی شکایت پر ایف آئی آر کیوں درج نہیں ہوئی؟

2021 کے زمین کے سودوں کی جانچ کرنے والی کمیٹی کی رپورٹ کہاں ہے؟ اسے عوام کے سامنے کیوں نہیں لایا گیا؟

چوری کے 304 واقعات کی تاریخ وار ڈیزی ٹی ٹی ایم لائن اور جانچ کی مکمل تفصیلات عوام کے سامنے کیوں نہیں ہیں؟

ٹرسٹ کے اعلیٰ عہدیداروں کے کردار کی جانچ اور جوابدہی کس نے طے کی؟

جب چوری کے ثبوت ملے، ایف آئی آر درج ہونے اور تفتیش کے مکمل پر ہی اتنے سوالات اٹھ رہے ہیں تو کیا اب ایس آئی ٹی کی طرح پوری کمیٹی کی بھی آزادانہ جانچ ضروری نہیں ہوگی؟‘‘ کہا کہ ’’جولائی 2026 میں زمین کے سودوں کی دوبارہ جانچ شروع ہونے اور چپت رائے سے پوچھ گچھ کی خبریں سامنے آئی تھیں۔ پھر چارج شیٹ میں ان سودوں کا کیا ذکر ہے؟ جانچ شروع ہوئی تو اس کا نتیجہ کہاں ہے؟‘‘ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ ’’چارج شیٹ میں چوری کے 304 واقعات کا ذکر ہونے کی بات سامنے آئی ہے۔ لیکن سی بی آئی ای او ڈبلیو درج کیا گیا ہے، جبکہ اے کیو اے آئی 292 درج کیا گیا ہے، جبکہ آنند وہار میں اے کیو آئی 251 رہا۔ یہ دونوں علاقے ’خراب زمرے‘ میں آتے ہیں۔ دہلی کے دیگر علاقوں میں بھی فضائی آلودگی کی سطح معمول سے زیادہ ہے۔ وہیں آنوار کے روز دہلی میں کم از کم درجہ حرارت تقریباً 14 ڈگری سیلسیس درج کیا گیا، جو راجدھانی میں بتدریج سردی کے آغاز کا اشارہ دے رہا ہے۔ درجہ حرارت میں کمی اور موسم میں تبدیلی کی وجہ سے فضائی آلودگی کو اور زیادہ خراج ہونے لگتے ہیں،

راجدھانی دہلی میں فضائی آلودگی کے سبب ہوا کا معیار ’خراب‘ زمرے میں برقرار



نئی دہلی۔ راجدھانی دہلی میں ہوا کا معیار آنوار کے روز بھی ’خراب‘ زمرے میں برقرار رہا۔ مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ (سی پی سی بی) کے اعداد و شمار کے مطابق شہر کا اوسط فضائی معیار انڈیا ایے (اے کیو آئی) 236 درج کیا گیا۔ راجدھانی کے کئی علاقوں میں آلودگی کی سطح مسلسل بڑھی ہوئی ہے، جس کی وجہ سے لوگوں کو سانس لینے میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ سی پی سی بی اعداد و شمار کے مطابق آنند وہار میں اے کیو آئی 251 رہا۔ یہ دونوں علاقے ’خراب‘ زمرے میں آتے ہیں۔ دہلی کے دیگر علاقوں میں بھی فضائی آلودگی کی سطح معمول سے زیادہ ہے۔ وہیں آنوار کے روز دہلی میں کم از کم درجہ حرارت تقریباً 14 ڈگری سیلسیس درج کیا گیا، جو راجدھانی میں بتدریج سردی کے آغاز کا اشارہ دے رہا ہے۔ درجہ حرارت میں کمی اور موسم میں تبدیلی کی وجہ سے فضائی آلودگی اور زیادہ خراج ہونے لگتے ہیں، جس سے ہوا کا معیار مزید خراب ہو جاتا ہے۔ ایک دن قبل ہفتے کے روز دہلی میں ہوا کا معیار زیادہ خراب تھا۔ صبح 8 بج کر 20 منٹ پر راجدھانی کا اے کیو آئی 327 درج کیا گیا، جو انتہائی خراب زمرے میں آتا ہے۔ شہر کے کئی نگرانی مراکز پر ہوا کا معیار انتہائی خراب زمرے میں درج کیا گیا۔

ہفتے کے روز سری فورٹ میں سب سے زیادہ 368 اے کیو آئی درج کیا گیا۔ اس کے بعد چاندنی چوک میں 366، کاکن وطنحہ اسپورٹس کمپلیکس میں 362، نجفی باغ میں 360، جی آر آئی ٹی متھرا روڈ میں 355 اور پوسا میں 353 اے کیو آئی ریکارڈ کیا گیا۔ اس دوران فضائی معیار کے انتظام سے متعلق کمیشن (سی اے کیو ایم) کی جانب سے قومی راجدھانی خطے میں 5 نومبر سے 20 نومبر تک عائد طویل مدتی پابندی کے دوسرے فیز میں سب سے زیادہ تعمیراتی سرگرمیوں پر پابندی جمعہ کے روز ہٹائی گئی۔ حالانکہ حکومت دہلی کا موسم سے متعلق فلموں کی ایک سطحی نگرانی کرنے والا آلودگی کنٹرول نظام 31 جنوری تک نافذ رہے گا۔ اس کے تحت 10 دسمبر سے مزید سخت اقدامات نافذ کیے جائیں گے۔ دی انڈیا دہلی۔ این سی آر میں گریڈڈ رسپانس ایکشن پلان (گریپ) کے تحت مرحلہ اول اور مرحلہ دوم کے اقدامات نافذ ہیں۔ سی ایے کو ایم نے اپنے 30 اکتوبر کے حکم کے تحت گرد پیدا کرنے والی انجمانی کارروائیوں اور بیرونی تعمیراتی سرگرمیوں کے ساتھ دفاتر میں ملازمین کی جسمانی موجودگی کے حوالے سے بھی الگ الگ ہدایات جاری کی ہیں۔ آلودگی پر قابو پانے کی سمت میں حکومت دہلی نے قومی راجدھانی خطے میں سڑکوں کی صفائی کے لیے 108 مکینیکل روڈ سویپنگ (ایم آر اے ایس) مشینیں تعینات کی ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت نے تقریباً 80 لاکھ پودے لگائے ہیں اور 1440.713 کلومیٹر طویل سڑکوں کی اسپرنکلنگ کا مکمل کیا ہے۔

مرکز نے فلم انڈسٹری کی مالی معاونت، باکس آفس ٹریکنگ اور غیر ملکی منڈیوں پر تجاویز طلب کیں

نئی دہلی، (ایوان آئی) وزارت اطلاعات و نشریات نے فلم سازوں، سینما نمائش کنندگان اور اسٹریمنگ پلیٹ فارمز سے ہندستانی فلموں کی مالی معاونت، باکس آفس کلیکشن کی نگرانی کرنے اور بین ملک ناظرین تک رسائی بڑھانے کے اقدامات پر تجاویز طلب کی ہیں۔ پرسار بھارتی کے چیئرمین پرسون جوشی کی صدارت میں 14 رکنی پینل اس تجاویز پر غور کرے گا۔ پینل کے دائرہ کار میں موجودہ فلم کے فنڈ سے متعلق اعداد و شمار کو جمع کرنے میں خامیوں کا جائزہ لینا اور سمے کی اشایا کو دور کیا جانا شامل ہے۔ اس کا مقصد پائیدار سرمایہ کاری کی علاقوں میں رجحان اور ہم جیسے چیلنجوں پر غور کرنا ہے۔ پینل 8 ہفتے کے اندر اپنی رپورٹ پیش کرے گا۔ اس کے بعد وزارت اس پر عمل درآمد کرے گی۔ پینل کی اس تبدیلی سے سڑکوں کی آمد و رفت بھی متاثر ہوئی۔ کزن و بصارت کی وجہ سے ڈائریکٹوریٹ آف جنرل آف انفارمیشن سسٹمز اینڈ ٹیکنالوجی (ڈی جی آئی ٹی) کے مقابلے میں 3.0 سے 3.5 فیصد زیادہ تیزی سے بڑھنا ہوگا، جس سے جی ڈی پی کے مقابلے میں بینک اثاثوں کا تناسب موجودہ تقریباً ایک گنا سے بڑھ کر 1.5 گنا تک پہنچ جائے گا۔ فی الحال، بیمہ اور پنشن کے اثاثے مل کر جی ڈی پی کا تقریباً 10 فیصد ہیں اور کارپوریٹ بانڈ مارکیٹ جی ڈی پی کا تقریباً 15 فیصد ہے۔ جبکہ چین میں یہ اعداد و شمار 36 فیصد اور جنوبی کوریا میں 80 فیصد سے زیادہ ہیں۔ سی آئی آئی کے ڈائریکٹر جنرل چندر جیت بنرجی نے کہا، مالیاتی شعبہ ایک مضبوط پوزیشن کے ساتھ اس مرحلے میں داخل ہو رہا ہے۔ بینکوں اور این بی ایف سی کی بیلنس شیٹ مضبوط ہیں اور گزشتہ ایک سال میں حکومت اور ریگولیٹرز نے کئی اہم اقدامات کیے ہیں۔ اب چیلنج ایک ایسا نظام بنانے کا ہے جو 2047 تک ہماری معیشت کو اس کے موجودہ حجم سے کئی گنا بڑا بنانے کے لیے مالیات فراہم کر سکے۔

یوسی سی پر قبائلی سماج کے اعتراضات عام کرے حکومت: دیپک بیج

رائے پور، (ایوان آئی) چھتیس گڑھ پردیش کانگریس کے صدر دیپک بیج نے یکساں سول کوڈ (یو سی سی) کو لے کر ریاستی حکومت کی نیت پر سوال اٹھاتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ ریاست کا قبائلی سماج اس کے خلاف ہے۔ انہوں نے حکومت سے یو سی سی سے متعلق تشکیل دی گئی کمیٹی کو موصول ہونے والے تمام اعتراضات اور تجاویز کو عام کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ مسٹر بیج نے اتوار کو جاری بیان میں کہا کہ بستر سے لے کر سرحد تک قبائلی سماج نے ریاست میں یو سی سی نافذ کرنے کی مخالفت کی ہے۔ اس کے باوجود بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت قبائلیوں کے جذبات کے برعکس اسے نافذ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کمیٹی کے سامنے موصول ہونے والے اعتراضات اور تجاویز کو عام کرنے سے یہ واضح ہو جائے گا کہ کتنے لوگ یو سی سی کی حمایت میں ہیں اور کتنے اس کے خلاف۔ پردیش کانگریس صدر نے الزام لگایا ہے کہ یو سی سی کو زبردستی رامسوہ کے ذریعے ہی دہلی میں تیار کیا جا رہا ہے اور اس کا مسودہ پہلے ہی دہلی میں تیار کیا جا چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت رائے شماری کے نام پر اپنی پہلے سے طے شدہ پالیسی کو نافذ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ مسٹر بیج نے خصوصی کرشنہ کی مخصوص ثقافتی شناخت، قبائلی روایات اور روایتی حقوق کے لیے خطرہ ہو سکتا ہے۔

مسٹر بیج نے الزام لگایا کہ برابری کے نام پر قبائلی سماج کی روایتی روایات، جل۔ جنگل۔ زمین سے جڑے حقوق اور آئین کے پانچویں شیڈول کے تحت حاصل تحفظ کو ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ یو سی سی نافذ ہونے سے پنچایت ایکسٹینشن ٹو شیڈول ایریاز ایکٹ (پیسہ) اور قبائلیوں کے روایتی نظام پر منفی اثر پڑ سکتا ہے۔ انہوں نے حکومت سے سوال کیا کہ کیا یو سی سی نافذ ہونے کے بعد ریاست میں پیسہ قانون اور پانچویں شیڈول کے تحت پنچایتوں کو حاصل متوقع حقوق جوں کے توں برقرار رہیں گے۔

کیرالہ۔ بین الریاستی حدیث کانفرنس میں جامعہ مدینۃ النور کا نمایاں اعزاز

طاہریہ انسٹی ٹیوٹ کے طالب علم شاشاوالی کو بہترین مقالے کا ایوارڈ



کالی کٹ (عبدالکریم اچھوی) جامعہ مدینۃ النور کے شعبۂ بین الریاستی امور اور شعبۂ حدیث کے اشتراک سے منعقدہ دو روزہ بین الریاستی حدیث علمی کانفرنس کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی۔ اس موقع پر طاہریہ انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنیکل اینڈ سائنس، منکٹل (آندھرا پردیش) کے طالب شاشاوالی نے بہترین مقالے کا ایوارڈ حاصل کیا۔ کانفرنس کا موضوع ہندوستان میں علوم الحدیث، تاریخی روایات، علمی خدمات اور سلسلۂ روایت کے نیٹ ورک کا تھا۔ جامعہ مدینۃ النور کے 13 بین الریاستی کیمپسوں کے طلبہ نے اس علمی اجتماع میں شرکت کی، جن کا تعلق بنگال، بہار، مہاراشٹر، پنجاب، تمل ناڈو، اندور، بنگلورو، لکشدیپ، انڈمان، منگلورو اور دیگر علاقوں سے تھا۔ کانفرنس میں طلبہ نے مختلف موضوعات پر تحقیقی مقالات پیش کیے، جس سے علمی تبادلے، تحقیق اور سنجیدہ مطالعات کو فروغ ملا۔ کانفرنس کا افتتاح جامعہ مدینۃ النور کے بانی و رئیس جامعہ ڈاکٹر محمد عبدالحکیم ازہری نے کیا۔ شعبۂ بین الریاستی امور کے سربراہ جعفر نورانی بنگلورو نے افتتاحی اجلاس کی صدارت کی۔ جامعہ امام احمد رضا متکبری کے استاذ ڈاکٹر عبدالحکیم سعدی، جامعہ مدینۃ النور کے پرو ریکٹر آصف نوراتی افتتاحی، تعلیمی ڈائریکٹر ڈاکٹر منیر نورانی، شعبۂ بین الریاستی امور کے سربراہ نعمان نورانی، شعبۂ حدیث کے معاون سربراہ مزمل نورانی اور تعلیمی افسر وسیم نورانی نے مختلف علمی اجلاسوں اور مقالہ خوانی کی نشستوں کی قیادت کی۔

کورہ بامیں بارش کے بعد گھنی دھند، حد نگاہ کم، ٹریفک اور کھیلوں کی سرگرمیاں متاثر ہوئیں

کورہا، (ایوان آئی) چھتیس گڑھ کے منعقتی شہر کورہا میں دو دن کی مسلسل بارش کے بعد اتوار کو گھنی دھند نے زندگی کو درہم برہم کر دیا۔ شہر کے بیشتر علاقے صبح سے ہی دھند کی چپیٹ میں رہے جس سے سڑکوں پر نمایاں کمی واقع ہوئی۔ شہر میں دو دن کی مسلسل بارش کے بعد آج آسمان پر بادل چھائے رہے اور گھنی دھند نے چند میٹر دور سے بھی اشیا کو دیکھنا مشکل کر دیا۔ صبح 8 بجے کے بعد بھی کئی علاقوں میں دھند برقرار رہی، جو ہمیشہ دیر تک چھائی رہتی ہے۔ جیسے جیسے دن چڑھتا گیا دھند اور سورج چھپنے کا احساس ہوتا گیا۔ موسم کی اس تبدیلی سے سڑکوں کی آمد و رفت بھی متاثر ہوئی۔ کزور بصارت کی وجہ سے ڈرائیوروں کو صبح کے وقت ہیڈ لائٹس جلا کر احتیاط سے گاڑی چلانا پڑی۔ گھنی دھند نے ریلوے اسٹیشن، بس اڈے، ٹرک پارکنگ اور پرانے بس اسٹینڈ کو بھی اپنی چپیٹ میں لے لیا۔ دھند نے بس اور ٹرین کی آمد و رفت کو بھی جزوی طور پر متاثر کیا۔ گھنی دھند نے صبح کی کھیلوں کی سرگرمیاں بھی متاثر کر دیں۔ کرکٹ بند ہال اور دیگر کھیلوں کی پریکٹس کے لیے گراؤنڈ پہنچنے والے کھلاڑیوں کو بصارت خراب ہونے کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، صورتحال اتنی خراب تھی کہ گہری دھند میدان پر صاف نظر نہیں آ رہی تھی۔

ایران کی استقامت قابلِ تحسین، عالم اسلام کو اتحاد و اتفاق کی سخت ضرورت: علمائے کرام

بنگلورو میں ایرانی سپریم لیڈر کے نمائندے ڈاکٹر عبدالمجید حکیم الٰہی کی علمائے دین سے ملاقات، مذہبی ہم آہنگی، باہمی تعاون اور ہندوستان و ایران کے دوستانہ تعلقات پر زور



بنگلورو۔ ایران اور امریکہ و اسرائیل کے درمیان جاری کشیدگی، عالم اسلام کو درپیش چیلنجوں اور مسلم دنیا میں اتحاد و ہم آہنگی کی ضرورت کے پیش نظر بنگلورو میں ایک اہم مذہبی و خیر سگالی نشست منعقد ہوئی۔ سابق وزیر اعلیٰ اور سینئر سیاسی رہنما آر روشن بیگ کی رہائش گاہ پر منعقدہ اس خصوصی اجلاس میں اسلامی جمہوریہ ایران کے سپریم لیڈر کے نمائندے برائے ہندوستان، سری لنکا، نیپال اور بنگلہ دیش ڈاکٹر عبدالمجید حکیم الٰہی نے شہر کے ممتاز علمائے کرام سے ملاقات کی۔ اس موقع پر علمائے دین نے ایران کی موجودہ صورت حال اور عالمی دباؤ کے باوجود اس کے ثابت قدم موقف کو قابل تحسین قرار دیتے ہوئے ایران کے لیے یک جہتی کا اظہار کیا۔ نشست میں مٹی جامع مسجد کے خطیب و امام ڈاکٹر مولانا مفتی منصور عمران رشادی، مولانا حنیف فسر عزیزی، جمعہ مسجد کے خطیب و امام مولانا عبدالقادر شاہ واجد ابوالعالی، مفتی فاروق فوزان رشادی، مولانا شاکر اللہ رشادی، مولانا مزمل رشادی، مولانا شمیم سیاک، مولانا عابد اشاعتی سمیت متعدد علمائے کرام نے شرکت کی۔ ڈاکٹر عبدالمجید حکیم الٰہی کے ہمراہ تقریب مذاہب کونسل کے چیئرمین سید صادق الحسینی بھی موجود تھے۔

علمائے کرام نے کہا کہ ایران نے مشکل حالات اور بین الاقوامی دباؤ کے باوجود جس عزم و حوصلے کا مظاہرہ کیا ہے، اس نے مسلم دنیا میں خودمختاری، قومی وقار اور اجتماعی قوت کے حوالے سے ایک نئی بحث کو جنم دیا ہے۔ ڈاکٹر مولانا مفتی منصور عمران رشادی نے کہا کہ ایران کی استقامت قابلِ تحسین ہے۔ تاہم اس وقت عالم اسلام کو سب سے زیادہ اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے۔ مسلم ممالک اور مختلف مذہبی و فکری حلقوں کے درمیان اختلافات کم کیے بغیر امت مسلمہ کو درپیش چیلنجوں کا مؤثر مقابلہ ممکن نہیں۔ مولانا حنیف فسر عزیزی نے ایران کے جوابی اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس نے غیر معمولی حوصلے کے ساتھ حالات کا مقابلہ کیا۔ مولانا شمیم سیاک نے اس ملاقات کو مختلف مسالک کے درمیان فوزان رشادی اور مولانا عبدالقادر شاہ واجد ابوالعالی اور مفتی منصور عمران رشادی نے کہا کہ ایران کی استقامت قابلِ تحسین ہے۔ تاہم اس وقت عالم اسلام کو سب سے زیادہ اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے۔ مسلم ممالک اور مختلف مذہبی و فکری حلقوں کے درمیان اختلافات کم کیے بغیر امت مسلمہ کو درپیش چیلنجوں کا مؤثر مقابلہ ممکن نہیں۔ اس لیے ان کے حل کے لیے مشترکہ لائحہ عمل اور مستقل رابطے ضروری ہیں۔ آر روشن بیگ کے فرزند نوجوان رہنما آر روہان بیگ، سمیت دیگر شرکاء نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ نشست کے اختتام پر علمائے کرام نے ملت اسلامیہ کے اتحاد، ہندوستان اور ایران کے دوستانہ تعلقات اور عالمی امن و سلامتی کے قیام کے لیے اجتماعی دعا کی۔

غالب انسٹی ٹیوٹ میں معروف شاعر نور امروہوی کا استقبال



نئی دہلی۔ اردو کے معروف شاعر اور سابق خدمت گزار نور امروہوی کے اعزاز میں استقبالیہ نشست کا اہتمام کیا گیا۔ نشست کی صدارت سابق صدر انڈیا اسلامک کلچرل سنٹر جناب سراج الدین قریشی نے کی۔ اس موقع پر انھوں نے کہا کہ نور امروہوی کا شمار ہمارے عہد کے ممتاز ادیبوں میں ہوتا ہے، انھوں نے اپنے تجربات اور دل واردات کو صرف سینے میں محفوظ نہیں رکھا بلکہ اسے فن کا جامہ پہنا کر ادب کا لازوال نمونہ پیش کیا ہے۔ ان کی ساماجی خدمات بھی نہایت اہم ہیں ایسے افراد جن میں ملک و قوم کا درد موجزن ہو کم ہوتے ہیں۔ نور امروہوی نے تاثرات پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ جلسے خوشی ہے کہ آج کے جلسے کے بہانے اپنے احباب سے ملنے کا ایک موقع مجھے ملا ہے۔ میں نے وطن سے دور رہ کر بھی ہمیشہ وطن کو اور یہاں کی تہذیب و ثقافت کو دل میں تازہ رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اصل میں وطن کی اہمیت اسی وقت معلوم ہوتی ہے جب آپ دیار غیر میں ہوں۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ادریس احمد نے کہا غالب انسٹی ٹیوٹ کی ادبی کارگزاریوں میں یہ بھی شامل ہے کہ ادوء کے اہم ادیب و شعرا کی خدمت میں جو عموماً بیرون ملک قیام پذیر ہیں ان کی ہندستان آمد پر استقبالیہ جلسے کا انعقاد کرے۔ اس سلسلے میں نور امروہوی کو اس روایت میں شامل کرنے کی ہماری خواہش ظاہر پرانی ہے لیکن کئی بار یہ پروگرام ہوتے ہوتے ٹل گیا کبھی ہماری مصروفیات اور کبھی نور صاحب کی عدیم الفرصتی آڑے آتی رہی لیکن خوش قسمتی سے اس بار نور امروہوی صاحب غالب انسٹی ٹیوٹ تشریف لائے اور ہم سب دل کی گہرائیوں سے آپ کا استقبال کر رہے ہیں۔ اس موقع پر ایک شعری نشست کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں نور امروہوی، اے ایم آر قاضی، اشرف بستوی، شبیب رضا فاطمی، ذکی طارق، سلیم امروہوی اور احمد علوی نے کلام پیش کیا۔ شعری نشست کے بعد شام غزل کا اہتمام ہوا جس میں استاد عبدالرحمن نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ غالب اور دیگر اساتذہ کے کلام پیش کیا۔

کانپور میں خاتون نے ٹرین کے آگے چھلانگ کر کی خودکشی

کانپور: 22 نومبر (پی این ایس) کلیان پور علاقے میں اتوار کی صبح ایک خاتون نے اپنے شوہر کے سامنے ٹرین کے آگے چھلانگ لگا دی۔ عورت کی موت ہوگئی۔ شوہر موقع سے فرار ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد اپنی ساس کو فون کر کے اطلاع دی۔ جائے وقوعہ پر پہنچی خاتون کی ماں نے اسے خودکشی ماننے سے انکار کر دیا اور شوہر کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ کیس کی تفتیش کرنے والے ریلوے پولیس اسٹیشن کلیان پور سے تعلق رکھنے والے سب انسپکٹر ستیہ پرکاش نے بتایا کہ اس کی ایک بیٹی ہے۔ ماں، رادھا دیوی کے مطابق بیٹی کی عمر 11 نومبر 2019 کو محبت کی شادی کی تھی۔ دونوں اسکول کے وقت سے ہی ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے جس کی وجہ سے گھر والوں نے یا مار پیٹ۔ الزام ہے کہ شادی کے کچھ ہی دنوں بعد سسرال والوں نے معمولی باتوں پر بیٹی سے لڑائی اور مار پیٹ شروع کر دی۔

نئے قواعد وضوابط سے وقف املاک کے موجودہ متولیوں میں تشویش

گریجویشن کی لازمی شرط بنی بڑی رکاوٹ، پرانے متولیوں کے مستقبل پر سوالیہ نشان



شاہجہاں پور: 22 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش حکومت کی جانب سے سی سینٹرل وقف بورڈ اور شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے تحت متولیوں کی تقرری اور انتخاب کے سلسلے میں نئی قواعد وضوابط جاری کیے جانے کی اطلاعات کے بعد ضلع میں وقف املاک سے وابستہ افراد کے درمیان تشویش کی فضا پیدا ہو گئی ہے۔ نئی قواعد وضوابط میں متولی کے عہدے کے لیے گریجویشن کی تعلیمی قابلیت لازمی قرار دیے جانے کی شرط پر سب سے زیادہ سوالات اٹھ رہے ہیں۔ شیخ میں بڑی تعداد میں مساجد، درگاہیں، قبرستان، عیدگاہیں اور دیگر مذہبی و سماجی وقف املاک کی دیکھ بھال برسوں سے متقامی طور پر معتبر متولی کرتے آ رہے ہیں۔ ان میں بڑی تعداد ایسے متولیوں کی بھی ہے جو طویل عرصے سے اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں، لیکن ان میں سے کئی ایسے ہیں جن کی تعلیمی قابلیت گریجویشن نہیں ہے، جس کی وجہ سے انہیں خدشہ ہے کہ نئے ضوابط کے نفاذ کے بعد وہ اپنے عہدوں سے محروم ہو سکتے ہیں۔ اس صورتحال کے باعث متولیوں کی بھی بے چینی پائی جا رہی ہے۔ متاثر لوگوں کا کہنا ہے کہ متولی کی بنیادی ذمہ داری وقف املاک کا تحفظ، دیکھ بھال، آمدنی اور اخراجات کا حساب کتاب، مذہبی سرگرمیوں کا انتظام اور املاک کو ناجائز قبضوں سے محفوظ رکھنا ہے۔ کئی پرانے متولی اپنے طویل تجربے اور معتقامی لوگوں کے اعتماد کی بنیاد پر برسوں سے یہ ذمہ داریاں بخوبی انجام دے رہے ہیں۔ ایسے میں محض تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر ان کے تجربہ اور خدمات کو نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے۔ لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ دیہی اور قصباتی علاقوں میں متعدد مساجد صرف خواندہ ہیں۔ ایسے میں اگر نئی قواعد وضوابط کے تحت گریجویشن کی شرط لازمی طور پر نافذ کی جاتی ہے تو پہلے سے دشواریاں جھیل رہے متعدد متولیوں کے لیے دوبارہ تقرری یا انتخاب میں مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔ اس صورتحال کے باعث مذہبی مقامات اور وقف املاک کے انتظام و انصرام سے وابستہ افراد میں مذبذب پایا جا رہا ہے۔ متاثر لوگوں کا کہنا ہے کہ متولی کی بنیادی ذمہ داری وقف املاک کا تحفظ، دیکھ بھال، آمدنی اور اخراجات کا حساب کتاب، مذہبی سرگرمیوں کا انتظام اور املاک کو ناجائز قبضوں سے محفوظ رکھنا ہے۔ کئی پرانے متولی اپنے طویل تجربے اور معتقامی لوگوں کے اعتماد کی بنیاد پر برسوں سے یہ ذمہ داریاں بخوبی انجام دے رہے ہیں۔ ایسے میں محض تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر ان کے تجربہ اور خدمات کو نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے۔ لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ دیہی اور قصباتی علاقوں میں متعدد مساجد قبرستانوں اور عیدگاہوں کا انتظام مقامی بزرگوں کے ہاتھوں میں ہے۔ اگر تعلیمی قابلیت کی نئی شرط کے باعث ایسے لوگوں کو مذہبی امور سے الگ ہونا پڑتا ہے تو اس مذہبی مقامات کے انتظام و انصرام میں عمل کی دشواریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ ضلع کے وقف املاک سے وابستہ افراد نے حکومت اور دونوں سینٹرل وقف بورڈوں سے مطالبہ کیا ہے کہ نئی قواعد وضوابط نافذ کرتے وقت پہلے سے مقرر اور طویل عرصے سے خدمات انجام دینے والے متولیوں کے لیے خصوصی رعایت یا عبوری انتظامات پر غور کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی تجربہ دیانت داری، شفافیت اور وقف املاک کے بہتر انتظام کی صلاحیت کو بھی اہمیت دی جائے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ حکومت اور وقف بورڈ اس معاملے میں کیا موقف اختیار کرتے ہیں اور پرانے متولیوں کے مفادات اور خدمات کے تحفظ کے لیے کیا اقدامات کیے جاتے ہیں۔

دینی مدارس کے طلباء امت مسلمہ کا قیمتی سرمایہ ہیں: مفتی شریف خان قاسمی

شفیق الامت ویلفیئر ٹرسٹ کی جانب سے طلبہ اور ضرورت مند لوگوں کو لحاف تقسیم کیے گئے



دیوبند 22/نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند کے معروف دینی درسگاہ دارالعلوم زکریا دیوبند میں ہر سال کی طرح اس سال بھی شفیق الامت ویلفیئر ٹرسٹ کی جانب سے دارالعلوم زکریا دیوبند کے طلبہ اور ضرورت مندوں کو پہلے مرحلے میں 200 کے قریب لحاف تقسیم کیے گئے اس موقع پر دارالعلوم زکریا کے مہتمم مولانا مفتی محمد شریف خان قاسمی نے کہا کہ اسلام ایک مکمل دین ہے جو ہمیں محبت، ہمدردی، ایثار، خلوص اور خدمتِ خلق کا درس دیتا ہے۔ اسلام کی نگاہ میں کسی غریب، محتاج، یتیم یا ضرورت مند کی مدد کرنا بہت بڑی نیکی اور بلند درجہ کا عمل ہے۔ خصوصاً دینی مدارس کے طلبہ کی مالی اعانت کرنا ایک عظیم سعادت ہے، کیونکہ یہ وہ طلبہ ہیں جو اپنا وقت علم دین حاصل کرنے میں صرف کر رہے ہیں تاکہ مستقبل میں امت کی رہنمائی اور دین کی خدمت کر سکیں۔ طلبہ کی وہ ایک عظیم صدقہ جاریہ ہے۔ مولانا مفتی محمد شریف خان قاسمی نے کہا کہ صرف ایک طالب علم کی مدد ہوگی بلکہ علم دین کی اشاعت میں بھی ایک اہم تعاون ہوگا۔ مفتی موصوف نے کہا کہ ضرورت مندوں کی مدد معاشرے کی خوب صورتی اور ہمارے معاشرے میں بہت سے ایسے خاندان موجود ہیں جو غربت، بیماری اور مالی پریشانیوں کی وجہ سے اپنی بنیادی ضروریات بھی پوری نہیں کر پاتے۔ ایسے لوگوں کی مدد کر کے ہم ایک مالی تعاون نہیں بلکہ ان کے دلوں میں امید کی شمع روشن کرتا ہے۔

دینِ اسلام رحمت امن اور اخلاق کا علمبردار: اسوشل رہبر ایم آفاق



سہارنپور (احمد رضا) دین اسلام واحد مذہب ہے جو کل کائنات کے لئے امن وسلامتی اور استحکام کا پیغام عام کرتا ہے، دین اسلام حق اور انصاف کے لئے مضبوط عملی اقدام کرتا ہے اسلام جھوٹ اور سچ میں فرق صاف صاف ظاہر کرتا ہے اسلام حق تلفی اور فتنہ وفساد کے سخت خلاف ہے آج اسلام کے ماننے والوں کو ہی ذلیل وخوار کیا جارہا ہے یہ ایک گھناؤنے عمل کا آغاز ہے دین اسلام کے مطابق مظلوم اور ناانصافی دیر تک برقرار نہیں رہ سکتی یاد رکھیں حق ہی غالب آئیگا اشرفیہ سماجک کاریہ کرتا منظیم کے کنوینر اور آفاق نے سوشل میڈیا کے لئے اپنے بیان میں کہا کہ اسلام دین رحمت اور امن ومحبت کا مذہب ہے انہوں نے کہا کہ اسلام ہی وہی ہے کہ جو انسانوں کو بتایا جائے کہ جب اس روئے زمین پر ہر طرف ظلم وستم کا دور دورہ تھا، انسانیت ناانصافی اور حقوق سے محرومی کی زندگی گزار رہی تھی قتل وخون ریزی، فتنہ وفساد انتشار ودہائی اور انتظام، جنگ وجدال کا خوفناک ماحول دنیا میں چھایا ہوا تھا ایسے پر خطر حالات میں اسلام انسانیت کے لیے امن و محبت کی پیاری تعلیمات لے کر منظر عام اسلام سید نا محمد رسول اللہ، اس دنیا میں تشریف لائے انہوں نے کہا کہ آپ نے انسانیت کو سکون وراحت کی بیش بہا دولت عطا کی، نفرتوں کے ماحول کو ختم کیا، عداوتوں سے سینوں کو پاک کیا ظلم وستم سے انسانوں کو نازکرا، ناانصافی اور زیادتی سے منع کیا، بھروسوں کو ان کے حقوق دلائے، ڈرسے سہمے لوگوں کو امن واطمینان عطا کیا، کمزوروں اور ستم رسیدوں کی مدد کی، مجبوروں اور بے کسوں کی دست گیری کی اور قیامت تک آنے والی انسانیت کو امن ومحبت کی نرالی، پیاری اور انوکھی تعلیمات سے سرفراز فرمایا، ناشریہ سماجک کاریہ کرتا منظیم کے کنوینر ایم آفاق نے سوشل میڈیا کے ذریعے جاری اپنے بیان میں کہا کہ اسلام دین رحمت اور امن ومحبت کا مذہب ہے انہوں نے کہا کہ ان ہی تعلیمات سے سرفراز فرمایا محمد آفاق نے کہا کہ میں جھنڈے والا پارک سے نکلنے والے جلوس محمدی کا پیغام بھی یہی ہے کہ لوگوں کو بتایا جائے کہ جب اس روئے زمین پر ہر طرف ظلم وستم کا دور دورہ تھا، انسانیت ناانصافی اور حقوق سے محرومی کی زندگی گزار رہی تھی قتل وخون ریزی، فتنہ وفساد، انتشار ودہائی اور انتظام، جنگ وجدال کا خوفناک ماحول دنیا میں چھایا ہوا تھا ایسے پر خطر حالات میں اسلام انسانیت کے لیے امن و محبت کی پیاری تعلیمات لے کر منظر عام اسلام سید نا محمد رسول اللہ، اس دنیا میں تشریف لائے انہوں نے کہا کہ آپ نے انسانیت کو سکون وراحت کی بیش بہا دولت عطا کی، نفرتوں کے ماحول کو ختم کیا، عداوتوں سے سینوں کو پاک کیا ظلم وستم سے انسانوں کو نازکرا، ناانصافی اور زیادتی سے منع کیا، بھروسوں کو ان کے حقوق دلائے، ڈرسے سہمے لوگوں کو امن واطمینان عطا کیا، کمزوروں اور ستم رسیدوں کی مدد کی، مجبوروں اور بے کسوں کی دست گیری کی اور قیامت تک آنے والی انسانیت کو امن ومحبت کی نرالی، پیاری اور انوکھی تعلیمات سے سرفراز فرمایا، ناشریہ سماجک کاریہ کرتا منظیم کے کنوینر ایم آفاق نے سوشل میڈیا کے ذریعے اپنے بیان میں کہا کہ اسلام دین رحمت اور امن ومحبت کا مذہب ہے انہوں نے کہا کہ ان ہی تعلیمات سے سرفراز فرمایا محمد آفاق نے کہا کہ میں جھنڈے والا پارک سے نکلنے والے جلوس محمدی کا پیغام بھی یہی ہے کہ لوگوں کو بتایا جائے کہ جب اس روئے زمین پر ہر طرف ظلم وستم کا دور دورہ تھا، انسانیت ناانصافی اور حقوق سے محرومی کی زندگی گزار رہی تھی قتل وخون ریزی، فتنہ وفساد، انتشار ودہائی اور انتظام، جنگ وجدال کا خوفناک ماحول دنیا میں چھایا ہوا تھا ایسے پر خطر حالات میں اسلام انسانیت کے لیے امن و محبت کی پیاری تعلیمات لے کر منظر عام اسلام سید نا محمد رسول اللہ، اس دنیا میں تشریف لائے انہوں نے کہا کہ آپ نے انسانیت کو سکون وراحت کی بیش بہا دولت عطا کی، نفرتوں کے ماحول کو ختم کیا، عداوتوں سے سینوں کو پاک کیا ظلم وستم سے انسانوں کو نازکرا، ناانصافی اور زیادتی سے منع کیا، بھروسوں کو ان کے حقوق دلائے، ڈرسے سہمے لوگوں کو امن واطمینان عطا کیا، کمزوروں اور ستم رسیدوں کی مدد کی، مجبوروں اور بے کسوں کی دست گیری کی اور قیامت تک آنے والی انسانیت کو امن ومحبت کی نرالی، پیاری اور انوکھی تعلیمات سے سرفراز فرمایا، ناشریہ سماجک کاریہ کرتا منظیم کے کنوینر ایم آفاق نے سوشل میڈیا کے ذریعے جاری

دیہی کارکنوں کو گاؤں میں ہی زیادہ سے زیادہ روزگار ملے گا: موریہ

پانی کے تحفظ، پائیدار اثاثوں کی تخلیق اور روزی روٹی بڑھانے پر خصوصی توجہ ہوگی



لکھنؤ: 22 نومبر۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے محکمہ پنچایتی ترقیات کے افسران کو ہدایت دی ہے کہ وہ 23 سے 30 نومبر 2026 تک ریاست میں ایک خصوصی روزگار ہفتہ کا انعقاد کریں، جس کا مقصد دست بھارت- جی رام جی یوجنا کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنا اور دیہی علاقوں میں روزگار کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے ہدایت دی ہے کہ خصوصی ہفتہ روزگار کے دوران میں ذے بنانے کے ضلع وار اہداف کے مقابلے میں 100 فیصد پیش رفت کو یقینی بنایا جائے اور زیادہ سے زیادہ اہل کارکنوں کو ان کی مانگ کے مطابق حقیقی روزگار فراہم کیا جائے۔ جناب کیشو پرساد موریہ نے آج 12 اکتوبر 2026 کو روزگار پیدا کرنے کے خصوصی دن کا انعقاد کیا گیا، جس میں اضلاع نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اس دوران انسانی دن بنانے کے ساتھ ساتھ اجتماعی کے طے شدہ اہداف کے مطابق بڑے پیمانے پر عوامی فلاح و بہبود کے کام بھی کئے گئے۔ اسی کو آگے بڑھاتے ہوئے ایک خصوصی ہفتہ روزگار کا انعقاد کیا جارہا ہے تاکہ دیہی مزدوروں کو ان کے گاؤں میں مناسب روزگار فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ دیہات میں پائیدار اثاثوں کی تخلیق کو بھی یقینی بنایا جاسکے۔ انہوں نے پانی کے تحفظ، دیہی معاش میں اضافہ اور عوامی بہبود کے کاموں کو ترجیح دینے کی ہدایات دیں۔ نائب وزیر اعلیٰ کی ہدایات کے مطابق، حال ہی میں وی وی آئی پی اسٹیٹ سیل میں ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے دیہی ترقیات کے پرنسپل سکریٹری جناب سوربھ بابو کی صدارت میں ایک اعلیٰ سطحی جائزہ میٹنگ منعقد کی گئی۔ اجلاس میں تمام اضلاع کے چیف ڈویلپمنٹ آفیسرز (سی ڈی اوز)، لیبر ایمپلائمنٹ کے ڈپٹی کمشنروں اور ہیڈ کوارٹر کے سینئر افسران نے شرکت کی۔ پرنسپل سکریٹری نے مختلف اضلاع میں اسکیم کے تحت کئے جارہے کاموں کی پیشرفت کا جائزہ لیتے ہوئے مقررہ اہداف کے مقابلے زیادہ سے زیادہ مین ڈے بنانے کی ہدایت دی۔ انہوں نے ای۔ مسٹر رولز کے بروقت اجراء اور مزدوروں کو ان کی مانگ کے مطابق فوری کام فراہم کرنے پر خصوصی زور دیا۔ پرنسپل سکریٹری نے ہدایت دی کہ 23-30 نومبر تک خصوصی روزگار ہفتہ کی مہم کو مؤثر اور کامیابی کے ساتھ منعقد کیا جائے۔ قابل ذکر ہے کہ زرعی کاموں میں بوائی اور کٹائی کے مصروف وقت کے پیش نظر حکومت نے اس اسکیم کے تحت کاموں کی معطلی کی مدت کم سے 20 نومبر 2026 تک مقرر کی تھی، اس دوران آئندہ کاموں کا انتخاب، ایکشن پلان کی تیاری اور دیگر ضروری تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ اسکیم کے تحت منظور شدہ 375 کاموں میں سے ایسے کاموں کو مکمل کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں جو زیادہ سے زیادہ کارکنوں کو روزگار فراہم کر سکیں اور دیہی معاش میں اضافہ سے متعلق کاموں کو خصوصی ترجیح دی جائے گی۔ خصوصی روزگار ہفتہ کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کے لیے ضلعی سطح پر چیف ڈیولپمنٹ افسران کی نگرانی میں خصوصی انتظامات کیے جائیں گے۔ اس کے تحت ڈپٹی کمشنر لیبر اینڈ ایمپلائمنٹ اور دیگر متعلقہ حکام کی ذمہ داریوں کا تعین کیا جائے گا۔ ناہموار افسران گرام پنچایتوں کا باقاعدگی سے معائنہ کریں گے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ اہل کارکنوں کو قواعد کے مطابق ملازمت دی جارہی ہے اور حکومت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کی پوری طرح تعمیل کی جارہی ہے۔ پرنسپل سکریٹری نے محبدہداروں کو واضح ہدایات دیں کہ وہ خصوصی روزگار ہفتہ کو انتہائی سنجیدگی اور ایک موثر ایکشن پلان کے ساتھ منعقد کریں۔ روزگار کے مقررہ اہداف کا 100٪ حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ پانی کے ذمہ دار پورے کئے جائیں گے۔ ہدایت دی گئی کہ ہر ضلع میں کم از کم 5 ایسے کاموں کی نشاندہی کی جائے جو پانی کے تحفظ، پائیدار اثاثوں کی تعمیر اور روزی روٹی بڑھانے سے متعلق ہوں۔ ان کاموں میں معیار اور شفافیت کو یقینی بنایا جائے۔ میٹنگ میں کشمنر دیہی ترقی جناب پرمود کمار اپادھیائے، ایڈیشنل کشمنر محترمہ نیہا بنسوال، ایڈیشنل سکریٹری محترمہ منوج سنگھ اور ریاستی ہوجاسٹ کشمنر جناب ڈینیئر موہن راج پانڈے، جناب جمابیا شنکا اور ڈپٹی ڈائریکٹر جناب ہیمانشو سنگھ سمیت دیگر سینئر افسران موجود تھے۔

ڈاکٹر رتنا کمہار کی زندگی قومی خدمت اور قربانی کے لیے ایک تحریک ہے: کیشو پرساد موریہ

لکھنؤ: 22 نومبر۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے آج گرام پنچایت بھگر ضلع گونڈا میں ڈاکٹر رتنا کمہار کے 117 ویں یوم پیدائش کے موقع پر عظیم مجاہد آزادی، آئین ساز اسمبلی کے رکن اور پدم شری ایوارڈ یافتہ ڈاکٹر رتنا کمہار کے 117 ویں یوم پیدائش کی تقریبات میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ انہوں نے ڈاکٹر رتنا کمہار کی تصویر پر پھول چڑھائے اور ان کی متاثر کن زندگی، جدوجہد اور قوم کے تئیں لگن کو یاد کرتے ہوئے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ڈاکٹر رتنا کمہار کی زندگی محض ایک شخص کی کامیابیوں کی کہانی نہیں ہے بلکہ حب الوطنی، بے مثال قربانی، سماجی وابستگی اور قوم کی تعمیر کے عزم کی ایک متاثر کن تاریخ ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی جدوجہد آزادی کے لیے وقف کر دی اور آزادی کے بعد آئین سازی کے تاریخی عمل میں تعلیمی پس منظر کے باوجود اہم کردار ادا کیا۔ ان کی زندگی ہمیں سکھاتی ہے کہ حقیقی حب الوطنی صرف اپنے حقوق کے لیے کھڑے ہونے میں ہی نہیں بلکہ پوری لگن کے ساتھ اپنے قومی فرائض اور معاشرے کے لیے ذمہ داریاں نبھانے میں بھی مضمر ہے۔ جناب موریہ نے کہا کہ ڈاکٹر رتنا کمہار کا سامنا کیا لیکن وہ کبھی اپنے عزم سے پیچھے نہیں ہٹے۔ تحریک آزادی کے دوران ان کی جدوجہد اور قربانیاں آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ ہیں۔ آزاد ہندوستان کے آئین کے سمو نے میں ان کی شراکت ان کی شخصیت کے ایک اور اہم پہلو کو اجاگر کرتی ہے۔ انہوں نے آزاد ہندوستان کو ایک جمہوری، آئینی اور مضبوط ملک بنانے کے عمل میں اپنا حصہ ڈالا۔ ان کا نام مقدور ساز اسمبلی کے ارکان میں خصوصی احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے، جنہوں نے ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے ساتھ مل کر آئین کے حتمی مسودے پر دستخط کئے تھے۔ ڈپٹی چیف منسٹر نے کہا کہ ڈاکٹر رتنا کمہار کا فلسفہ زندگی ہمیں قومی مفاد کو ترجیح دینے، جمہوری اقدار کا احترام کرنے، سماجی اتحاد کو مضبوط کرنے اور معاشرے کے آخری فرد کی بہتری کے لیے کام کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ انہوں نے آزادی کے لیے جدوجہد کی، آئین کے ذریعے قوم کی تشکیل میں کردار ادا کیا، اور کوآپریٹو اور دیہی ترقیات کے لئے راہ ہموار کی۔ ان کے عقائد اور اعمال ہمیں سکھاتے ہیں کہ حقیقی سماجی ترقی اسی وقت ممکن ہے جب ترقی کے ثمرات ہر طبقے اور ہر فرد تک پہنچیں۔ مسٹر موریہ نے کہا کہ یہ چوپالیں برادری کی شناخت اور اجتماعی طاقت اور خود انحصاری کے جذبہ کو مضبوط کرنے کا کام کیا۔ ان کی زندگی یہ بتاتی ہے کہ معاشی اور سماجی پسماندگی لوگوں کو منظم کرنے اور ان کی صلاحیتوں اور محنت کے مواقع فراہم کرنے کے حاصل کی جاسکتی ہے۔ آج وشو مجن والی حکومت اسی جذبہ کے ساتھ غریبوں، بھروسوں، پسماندہ اور سماج کے تمام طبقات کو ترقی کے دھارے سے جوڑنے کے لیے کام کر رہی ہے۔ پرچاپتی، برادری کی شناخت اور ہنر کی تعریف کرتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہر پرچاپتی ہنر کو باعزت روزگار سے جوڑنے کی صلاحیت بھی ہے۔

نیتا جی کے سماجوادی اصولوں اور انسانی اقدار کو زندگی میں اپنانے کا عزم

اکھلیش یادو نے نیتا جی کی تصویر پر گل پوشی کرکے خراج عقیدت پیش کیا



لکھنؤ: سماجوادی پارٹی کے بانی اور سابق وزیر دفاع قابل احترام نیتا جی ملائم سنگھ یادو کی یوم پیدائش سماجوادی پارٹی کے ریاستی دفتر لکھنؤ میں منعقد ہوا۔ سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ جناب اکھلیش یادو نے قابل احترام نیتا جی کی تصویر پر گل پوشی کرکے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر سماجوادی پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری جناب شیو پال سنگھ یادو، رکن پارلیمنٹ جناب اوم پرکاش، رکن پارلیمنٹ محترمہ ڈمپل یادو، سماجوادی پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری جناب رام آسری کشواہا، سابق کابینی وزیر اور ایم ایل سی جناب راجندر چودھری، جناب جے نیلوفل، جناب جاوید آبادی، جناب راج کمار مشرا، سابق ممبر ڈسٹرکٹ پنچایت بڑی تعداد میں رہنماؤں سے قابل احترام نیتا جی کی خراج عقیدت پیش کی۔ قابل احترام نیتا جی کی خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ آج نیتا جی کی یوم پیدائش پر انہیں کروڑوں بار خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ہم ان کے سماجوادی اصولوں اور انسانی و عملی اقدار کو مزید مضبوطی کے ساتھ اپنانے اور زندگی کے ہر شعبے میں انہیں فعال بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کرتے ہیں۔ جناب یادو نے کہا کہ نیتا جی نے ہم سے جو سب سے آسان سبق سیکھا، وہ یہ تھا کہ کسی کے برے وقت میں اس کا ساتھ دینا چاہیے اور کوئی بھی شخص اگر مدد کی امید لے کر آئے تو حتی المقدور اس کی مدد کرنی چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی ایک اچھی بات یہ بھی سیکھی کہ ممکن ہے کوئی شخص کسی وجہ یا دباؤ کے تحت آپ کے خلاف ہو گیا ہو لیکن ہر شخص ہمیشہ برا یا خراب نہیں ہوتا۔ اسی لیے جب بھی کوئی بچھڑے اور بے غرضی کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے کے لیے قدم آگے بڑھائے تو اس کی طرف ہاتھ بڑھانے میں پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے۔ جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ نیتا جی ہمیشہ لوگوں کو جوڑنے کی بات کرتے تھے اور اتحاد کا درس دیتے تھے۔ وہ ہمیشہ عزت اور حصہ داری کرتے تھے، لوگوں کو تقریر دیتے اور آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا کرتے تھے۔ جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ جب سماجوادی پارٹی کی پہلی بار حکومت بنی تو نیتا جی نے ریاست کے مختلف شعبوں کی بامصلاحیت شخصیات کو اعزاز سے نوازنے کے لیے یش بھارتی اسٹیٹ ایوارڈ (یش بھارتی) کی آئی کی شروعات کی تھی۔ سماجوادی پارٹی کی حکومتوں میں ملک اور ریاست کا ہر شعبہ ترقی کے نئے آسمان چھوتا تھا۔ سماجوادی پارٹی کی حکومت میں ہی کمپیوٹر، نوجوانوں کو بے روزگاری الاؤنس، لیپ ٹاپ، یوتھ پارلیمنٹ، ایمبولینس سروس، ڈائل 100، 1090 اینٹی رومیو اسکواڈ، ہر ضلع میں میڈیکل کالج، ہر ضلع میں ایئرپورٹ، ہر ضلع میں ایکسپریس وے، ہر ضلع میں ٹرانسپورٹ نگر، ہر ضلع میں آئی ٹی پارک، ہر ضلع میں ایئر ایمبولینس، ہر ضلع میں ٹرامہ سینٹر